یاایہا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ

من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہ لہ اضعافاً کثیرۃ

یاایہا الذین اٰمنوا
ان تنصروا اللہ ینصرکم

کشمیر کہ گوہر شک پری خانۂ چین است + البتہ بہشتی است کہ بروئے زمین است

حالات و روئیداد

جلسہ ہفتم سالانہ انجمن نصرۃ الاسلام
سرینگر کشمیر۔ منعقدہ ۹ شوال ۱۳۳۰ھ

از شاہ جہانگیر و مرغ چو جستند + از خواہش دل گفت کہ کشمیر دگر ہیچ

ما عندکم ینفد وما عند اللہ
باق

واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ

مطبع سالگرام پریس سرینگر کشمیر میں طبع ہوا

اغراض و مقاصد انجمن نصرۃ الاسلام کشمیر

(۱) مسلمان بچوں خصوصاً یتیموں کی (جو تعلیم میں بالکل پیچھے ہیں) دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا۔ اور اُن کو حتی الوسع تعلیم میں امداد دینا۔

(۲) اہل اسلام کو اصلاح امر معاشرت اور تہذیب۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق و خیر خواہی ریاست کا شوق دلانا۔

قواعد کا خلاصہ

(۱) اہل اسلام کے ہر فرقے کا آدمی خواہ وہ کہیں ہو۔ اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے۔

(۲) ہر عام ممبر کو کم از کم ۲/ ماہوار۔ اور کمیٹی منتظمہ کے ممبر کو ایک روپیہ ماہوار چندہ دینا ضروری ہوگا۔ صاحبان وسعت جس قدر زیادہ عطا فرماویں ان کی شان کے لائق ہے۔

(۳) ہر ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ مقاصد اور اغراض انجمن کی تکمیل میں کوشش کرے

(۴) آمد و خرچ کا حساب اور جملہ انتظامی امور مجالس منتظمہ میں فیصل ہوتے ہیں۔ اور اُس کی اشاعت براہ آگاہی قوم ماہوار بذریعہ قومی آرگن اخبار کشمیری میں ہوتی رہتی ہے۔

(۵) معاملات انجمن کے متعلق خط و کتابت وغیرہ جنرل سکرٹری کے نام کرنی چاہیے

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انجمن نصرۃ الاسلام کشمیر کا سالانہ

بسم [illegible] الرحمٰن

حمد کے لایق ہے ذات کبریا — [illegible] اسلام کی
باغ کشمیر کو کیا تکریم سے — باغ [illegible] کی طرح
ہو درود و رحمت حق بیشمار — بر روان حضرت
جن کے نور علم سے اندر جہان — ہوگئی سب جہل
اور رحمت بندگان خاص پر — صاحبان عزت
بعد حمد خالق و نعت رسول — ناظرین! ہو

اما بعد

انجمن ہذا کی طرف سے چند سال سے جلسہ ہائے سالانہ ک
ہوتی ہیں۔ جس سے انجمن کی یہ غرض ہے۔ کہ برادر
کارگذاریوں سے واقف ہوں۔ اور پبلک پر یہ بات

وم ان کے لئے کیا کرتے ہیں - اور یہ کہ اس ملک میں تعلیم کی
ہے - اور ہمسایہ ملکوں کی تعلیم کی رفتار سے پبلک آگاہ ہو کر موازنہ
م کی گھڑ دوڑ میں ہم کسقدر پیچھے ہیں - چنانچہ بار فیقان دررہ عشق
چابک سواران ❊ اور اس سے یہ بھی مدعا ہے - کہ انجمن
پنے ذمے لیا تھا - اس کے عہدہ برآ ہونے میں وہ کہانتک
ہے - عرصہ سات سال سے منجانب انجمن رپورٹیں شایع
وران رپورٹوں میں بمراد تحریص و ترغیب و دلچسپی برادران
بیانت روئداد کی تفصیل دکھائی جاتی ہے - اور کمی تعلیم کے
کے علاج پر بحث ہوتی ہے - یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا
ان سے یہ چمن آراستہ کیا جائے - کیونکہ کشمیر
[illegible] ئی ہی - اور سامان آرائش وہی -
وہی سہ سخن یکے طبیعت یکے مزاج یکے ❊ مریض عشق اگر
ن جن ناظرین کو اس انجمن و سکول کی کیفیت سے بوجہ
یا ضرور [illegible] علوم ہو - وہ گذشتہ روئداد مطالعہ فرمادیں
ہدینا کافی ہے - کہ حسب دستور سالہائے گذشتہ انجمن کی
جلسہ منعقدہ ۳ - شوال سنہ ۱۳۳۰ھ میں تاریخ جلسہ سالانہ مقرر
منا میر واعظ صاحب نے اپنے مواعیظ حسنہ میں اس کا
ن کو اس کار خیر میں شمولیت کی ترغیب دی - اور پھر
ارات مطبوعہ تقسیم کئے گئے - اور مضافات و علاقہ جات
بذریعہ کارڈہائے مطبوعہ شمولیت کیلئے دعوت دی گئی -
ن آرائش و دیگر امور انتظامیہ کے متعلق ایک سب کمیٹی
ئی جس نے بڑی عرق ریزی اور محنت اور صرف زر کثیر
ی اور مکان جلسہ کو سجا کر بیت العروس سا بنایا - حسن

اتفاق سے قبل از جلسہ جمعۃ الوداع کا تیوہار تھا۔ اور حسب آئین قدیم لوگ ہزارہا
کی تعداد میں مسجد جامع میں برائے ادائی فریضہ و نوافل جمع ہوئے تھے
یہاں تک کہ مسجد جامع جیسا وسیع مکان جس میں تینتیس ہزار باجماعت
ادا کرنیکی گنجائیش ہے۔ خلق اللہ سے بھرپور لبریز تھا۔ اس مجمع کثیر و جم
غفیر سے فائدہ اٹھاکر حضرت میر واعظ صاحب نے جلسہ کا اعلان فرمایا۔
اور عیدگاہ میں عید کے دن بھی وعظ میں تبلیغ کی کہ اب کے سالانہ جلسہ
کی تاریخ ۹ و ۱۰۔ شوال انجمن نے مقرر کی ہے۔ ضرور شمولیت سے
انجمن کو موقعہ تشکر دینا۔ اس کوشش بلیغ کی وجہ سے ہمدردان قوم کی رگ
حمیت حرکت میں آئی۔ اور تمام شہر میں نمایاں موقعوں پر سالہائے گذشتہ
کی طرح ڈیوڑھی ہا وغیرہ مرتب ہوئیں۔ اور ہر ایک کے دل میں جوش نظر
آنے لگا۔ انجمن کی خواہش تھی۔ کہ اب کے سال کا جلسہ سنین ماضیہ سے
ذرا شاندار ہو۔ کیونکہ اب کے سال بہت سے معززین بزرگ تعلیم دوست
زندہ دلان پنجاب سے بطور سیاحت یہاں رونق افروز تھے۔ اور ان کا
تشریف لانا یقینی تھا۔ جلسہ کے مرکز اصلی یعنے مدرسہ کے قرب وجوار
میں بھی سالہائے گذشتہ سے بلحاظ آرائش وسجاوٹ بہت کچھ اضافہ
تھا۔ حسب دستور قدیم مدرسہ میں بروڈہ بلڈنگ (جو ایک شاندار عمارت
بیادگار تشریف آوری مہاراجہ صاحب بہادر گائیکوار بنی ہے) وہ مستورات
کی نشست کیلئے مخصوص تھی۔ اس کے طبقات و منازل اور اطباق
منقش اور مزین پردوں سے اپنے مکینوں کیطرح برقعہ پوش تھے۔ طلباء
مدرسہ نے جنمیں ہندو اور مسلمان لڑکے شامل تھے۔ انجمن کے ایک کمرہ
میں حسب دستور ہوٹل کھولا تھا۔ اور یہ ہوٹل مہذب ممالک کے
ہوٹلوں کی طرح با اہل اسلام کے مہمان خانوں کے وضع پر خشک و تر
نعمت ہائے گوناگون سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ ممکن نہ تھا کہ جو ایک

نظر اسکی طرف اٹھا کر دیکھے۔ اس کا منہ آب رغبت سے نہ بھر آئے۔
کشمیر کے لذیذ اور خوشبودار رنگا رنگ میوے اور پھولوں کے گملے
اپنے خریداروں کے دل لبھانے میں کافی سے زیادہ زور لگا رہے
تھے اور جس طرف نگاہ جاتی تھی۔ وہاں سے اسکا لوٹنا محال تھا۔ ع
زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مینگرم ؞ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست
اور اس پر طلبا کی آؤ بھگت سونے پر سہاگہ تھی۔ باینہمہ اشیائے خوردنی
کی قیمت بالکل سستی بلکہ بعض سفید پوشوں کیلئے مفت کا حلوا
ع سر مہ مفت نظر ہوں میری قیمت یہ ہے ؞ کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا
طلبائے منتظمین ہوٹل میں بعض پنڈت طلبا بھی تھے۔ جو نہایت سرگرمی
اور گرمجوشی سے اپنا فرض ادا کرتے تھے۔ اور یہ اس امر کا عملی ثبوت ہے۔
کہ پنڈتوں اور مسلمانوں میں یہاں چولی اور دامن کا ساتھ ہے۔ اور یہ بھی
انجمن کے اغراض میں سے ایک غرض ہے۔ کہ برادران ملکی باہم شیر و شکر
رہیں۔ بالجملہ بروز شنبہ ۹ ماہ شوال المکرم گیارہ بجے کارروائی جلسہ بموجب
پروگرام مقررہ شروع ہوئی۔ شروع کارروائی میں سب سے پہلے سید محمد حسن
اندرابی طالب علم عربی نے قرآن مجید کا ایک رکوع نہایت دلکش آواز
میں پڑھکر حاضرین کے دلوں کو گرمایا۔ پھر چند منتخب خوش الحان طلبا کی ایک
پارٹی نے نعت خوانی کی۔ اور حاضرین کے دل سے بے اختیار درود و سلام
کے ولولے اُٹھے۔ اس مذہبی کارگذاری کے بعد جو تیمناً و تبرکاً افتتاح
جلسہ کیلئے عمل میں آئے۔ مولوی شریف الدین صاحب مفتی و قاضی
کشمیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد سکرٹری گرلز سکول اسلامیہ
نے تقریر متضمن ترغیب تعلیم کی۔ اس کے تقریر ختم ہونے پر پیر عبد اللہ شاہ صاحب
متولی زیارت سید قمر الدین صاحب نے ایک موثر وعظ کشمیری میں کیا۔
اور جلسہ نماز ظہر کے لئے برخاست ہوا۔ بعد نماز پھر دوسرے پارٹی طلبا

کے نظم سننے سے حاضرین کو قند مکرر کا لطف آیا۔ اس کے بعد مولوی سلام الدین
نحوی اول مدرس شاخ مدرسہ نصرۃ الاسلام ٹھٹھا دل نے اپنے برانچ کے چند
خوش گلو طلبا سے جو پہلے اس کام کیلئے تیار کئے گئے تھے۔ اپنی طبع زاد نظم
پڑھوائی۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد احمد شاہ
ترائی سابق طالب علم عربی مدرسہ نصرۃ الاسلام نے ایک تقریر کی اور اسی
دوران میں وصولی چندہ کی تحریک شروع ہوئی۔ ادہر طلبا پلیٹ فارم پر نظم
پڑھ رہے تھے۔ ایکطرف سے چندہ دینے والے پلیٹ فارم پر آکر
حسب استطاعت چندہ دیتے تھے۔ بعد ازان حاجی عبد الصمد صاحب ٹکرو
رئیس بارہ مولا نے اپنی قوت لسانی سے حاضرین کو مشغول رکھا۔ آخر کار
پیر عبد اللہ صاحب تمری نے دعائے خیر پر اس اجلاس کا خاتمہ کیا۔ جو تقریر
کہ صاحب مقرر نے عنایت کی وہ ضمیمہ میں درج ہے۔ اس دن کے لئے
بابت ہر دو اجلاس صاحب صدر جلسہ انجمن کے صاحب پریزیڈیٹ میر واعظ
مولوی احمد اللہ صاحب تھے۔

دوسرے دن یعنی ۱۰۔ ماہ شوال یوم یکشنبہ کے اجلاس میں وہ تمام جوش و
خروش و مجمع کثیر و جم غفیر دیکھنے میں آیا جو سالہائے گذشتہ سے شاندار تھا۔ آٹھ
نو بجے سے اجلاس شروع ہونے تک صحن مدرسہ اور پلیٹ فارم معاونین
حاضرین سے ایسا لبریز ہو۔ کہ تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ اور مکانات ملحقہ مدرسہ
میں بھی جن سے صحن مدرسہ پر نظر پڑتی تھی۔ اور یہ نظارہ دیکھنا ممکن تھا۔
تماشائیوں کے ہجوم سے کونڈوں کی طرح بھرے ہوئے تھے۔ صفہ پلیٹ فارم
مقررہ پر سالہائے گذشتہ میں اب کے یہ جدت تھی کہ اس پر ایک مسطح لکڑی
کے نفیس تختوں کی ایک وسیع نشست بنائی گئی تھی۔ جو حکام و عمائد
شہر کیلئے مخصوص تھی۔ اور کسیقدر بلند ہونیکی وجہ سے وہ چوکی ایک خاص
درجہ کی ممیز نشست تھی۔ اس روز کے پہلے اجلاس کیلئے پروگرام میں

جناب منشی رحیم بخش صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ لاہور صدر جلسہ تجویز ہوئے تھے - چنانچہ صاحب موصوف نے عین وقت پر تشریف لاکر کرسی صدارت اجلاس کو عزّت بخشی - منشی غلام محمد صاحب خادم آنریری سفیر انجمن نے آپکے صدر نشین ہونے پر بطور خیر مقدم فی البدیہہ یہ رباعی پڑھی -

ترا است نام رحیم و کریم یا مولیٰ ٭ معاونان کریم و رحیم بخش بما
تو شاد باش کہ نخلِ مراد این چمنے ٭ بمصر باش و لے یاد آر کنعان را

اس رباعی کے پڑھے جانیکے بعد صاحب صدر نشین جلسہ نے سر و قد استادہ ہوکر ان الفاظ میں حاضرین و ممبران انجمن کا شکریہ ادا کیا - اور فرمایا - کہ برادران وطن نے جو مجھے عزّت بخشی ہے - اگرچہ میں اس کی قابل نہ تھا - الّا مولینا میر دا حفظ صاحب کے فرمان واجب الاذعان سے یہ خدمت منظور کرتا ہون - میں کچھ زیادہ عرض کرتا - مگر تنگی وقت عرض حال کی اجازت نہیں دیتی - تو بھی اتنا ضرور کہونگا - کہ اس سکول کیلئے اہل خطہ اپنی بساط کے موافق مدد کرتے ہی ہیں - مگر میرے خیال میں یہ قومی سکول (جو کشمیری مسلمانون کا اکلوتا سکول ہے) ان بزرگون سے امداد حاصل کرنیکا زیادہ مستحق ہے - جو اپنے اس جنت نشان وطن کو خیرباد کہہ کر پنجاب و ہندوستان کے مختلف اضلاع میں جا بسے ہیں اور خداوند کریم نے اپنے فضل عمیم سے انہیں دولت علم سے موفق فرمایا ہے - میرے خیال میں ان پر واجب ہے - کہ اپنے دور افتادہ بھائیون کی (جو دولت علم و ہنر سے نرے بے بہرہ ہیں -) دستگیری کرین - میں اسوقت پانچ روپیہ کا ایک وظیفہ ماہوار کسی مستحق طالب علم کیلئے جس کو انجمن مقرر کریگی - ایک برس کیلئے دیتا ہوں - اس سے بہتر قرب خدا کے لئے کوئی اور راستہ نہیں -

سے داغ دشمن کامی از دوران ہم فرصت ندید ٭ دوست آنرا ہر کہ در ایام دولت یاد کرد ٭

اس فرمانے پر حاضرین نے مکرر چیرز دیئے - اور جزاک اللہ فی الدارین خیرا کا نعرہ بلند کیا - اسکے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی - اور پہلے پہل برخوردار محمد یوسف

صاحبزادہ حضرت مرحوم بانی مدرسہ نے قرآن شریف کا ایک رکوع بڑے موثر لہجہ میں قرات کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد طلبا کی خوش الحان پارٹی نے بہیئت مجموعی نعتیہ نظم پڑھی۔ اور جناب مولوی شریف الدین صاحب مفتی قاضی کشمیر نے عربی زبان میں ایک فصیح و بلیغ مناسب خطبہ پڑھا۔ اور اس کا ترجمہ کشمیری زبان میں بھی سنا دیا۔ خطبہ ختم ہونے پر صاحب صدر جلسہ نے استادہ ہو کر فرمایا۔ کہ افسوس ہے۔ کہ میں اچھی طرح یہ پیاری اور مذہبی زبان جو فصاحت و بلاغت میں شہرہ آفاق ہے نہیں سمجھ سکتا۔ تاہم میں نے جسقدر سمجھا ہے۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ مولینا صاحب اس زبان پر بخوبی قادر ہیں۔ اور یہ کہ ان کا دل جب قومی سے بھرا ہوا ہے مسلمانوں کو اس زبان میں ماہر ہونا گویا اپنے متروکہ آبائی کا پانا ہے۔ اس کے بعد منشی غلام حسن صاحب وکیل نے اپنی طبع زاد نظم نہایت خوش گلوئی سے پڑھی۔ جس کی داد حاضرین و صدر جلسہ نے خاطر خواہ دی۔ زان بعد میر علی شاہ طالب علم نے ایک اردو نظم لے میں سنائی۔ اور برخوردار محمد یوسف نے نعتیہ نظم پڑھی۔ اور پارٹی طلبا نے بصنعت تلمیع ایک فارسی و کشمیری مخلوط نظم پڑھی۔ اور پیر عبد اللہ صاحب نے ایک موثر پیرایہ میں تقریر امداد مدرسہ کی اسکے بعد حاجی عبد الصمد صاحب ننگرو نے پھر اپنے تقریر کا لانتہاہی سلسلہ چھیڑ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ؎ پُر ہوں میں شکوہ سے یوں راگ سے جیسے باجا ٭ اک ذرا چھیڑئیے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اس دوران میں نماز ظہر کا وقت آ پہونچا۔ اور حاضرین نے حسب دستور سالہائے گذشتہ ہزار دن کی تعداد میں صحن مدرسہ میں باجماعت نماز ادا کی۔ اور بعد نماز دوسرا اجلاس حسب قرار داد پروگرام شروع ہوا۔ اور اس اجلاس کے صدر جلسہ عالیجناب خان بہادر حاجی مولوی رحیم بخش صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پریزیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بہاولپور مقرر تھے۔ صاحب موصوف کے کرسی

صدارت پر جلسہ افروز ہونیکے وقت خادم صاحب نے بطور خیر مقدم یہ رباعی پڑھی۔

نخواستیم بدل این دعا بصبح و مسا ⁂ خدای ما تو مربی رحیم بخش مرا ⁂
رحیم کرد درین دم دراجابت وا ⁂ ہمائے اوج سعادت رسید برسر ما ⁂

اور حاضرین نے اس صدارت پر بذریعہ چیرز اظہار مسرت کیا۔ چونکہ آپ کی دلی ہمدردی و تقدس مذہبی و اخوت اسلامی کے خیالات محض بنور فراست و وجدان حاضرین آپکی پیشانی سے مطالعہ کر چکے تھے۔ اس لئے غیر معمولی جوش ان کی صدر نشینی پر حاضرین نے دکھلایا اور خود بخود ان کی عزت و توقیر اور رعب بزرگانہ نے حاضرین کے دلوں پر سکہ جمایا۔

ہیں صدقے اس مصور کے ازل میں کھینچ دی جس نے ⁂ میرے دل کے مرقع میں تری تصویر پہلے سے

حاضرین کے دلوں میں یہ مسرت دگنی بلکہ تگنی ہوگئی۔ جب دیکھا کہ آپ کے ساتھ بعض اور مشہور و معززین ہمدردان قوم اخوان الصفا تشریف لائے ہیں مثل خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب ریونیو ممبر ریاست بہاولپور و جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ گارڈین حضور نواب صاحب بہاولپور وغیرہ وغیرہ۔ آپکے صدر نشین ہونیکے بعد طلبا کی دوسری پارٹی نے ایک مناسب حال نظم کے پڑھنے سے حاضرین کو داد دینے پر مجبور کیا۔ اور منشی محمد رمضان صاحب بی۔ اے۔ سینیر ٹرینڈ ہیڈ ماسٹر نصرۃ الاسلام ہائی سکول نے سالانہ رپورٹ متعلق مدرسہ حسب دستور قدیم پڑھکر سنائی۔ جو ضمیمہ میں درج ہے۔ اس کے بعد خواجہ امیر الدین صاحب امیر نے ایک اپنا طبع زاد مخمس بر غزل حبیب پڑھا۔ چونکہ وہ ظریفانہ پیرایہ میں اردو فارسی و کشمیری زبان سے مرکب تھا۔ اس لئے اس کا اثر خصوصیت سے حاضرین کے دلوں پر ہوا اور ایک ایک شعر کئی کئی بار سنانے پر مجبور کیا۔ اور برادران خطہ اپنی کشمیری محاورے سُن سُن کر داد دیتے تھے۔ اور چٹکیاں لے رہے تھے۔ صاحب پریزیڈنٹ نے اس کثرت داد و دہی سے محظوظ ہو کر ارشاد کیا۔ کہ سات سو (۷۰۰)

کاپی کی لاگت مابدولت مرحمت فرمائینگے۔ وہ شوقین کو دیجاوین۔ اس کے بعد محمد ایوب طالب علم فورتھ ہائے کلاس نے مسلمانون کی ترقی کے عنوان سے ایک تقریر کی۔ اور پھر چوہدری بہادل خان صاحب نے اپنی تقریر کا دریا بہایا۔ بالجملہ سب تقریرین ضمیمہ مین درج ہیں۔ اس کے بعد حاجی عبدالصمد صاحب ٹکرو نے پھر اپنا سلسلہ تقریر شروع کیا۔ اور دوران تقریر مین وصولی چندہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور پیر عبداللہ صاحب قمری نے اب کے جو چاولون وغیرہ سے امداد ہوئی۔ اس کی رپورٹ حاضرین کو پڑھکر سنائی اور معطی صاحبان نے چندہ دینا شروع کیا۔ اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم سب معطیان وہمدردان قوم کے تذکرہ کے پہلے فخر قوم جناب بابو غلام حسن صاحب رئیس وزیرآباد کا تہ دل سے شکریہ ادا کرین۔ کیونکہ ان کی فیاضی ومحبّت قومی ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ تمام اہل خطہ اس فیاض کے نام نامی وکارنامہ گرامی کے شکریہ میں رطب اللسان رہیں اور انکے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرکے اپنے درماندہ قوم کی دستگیری فرماوین۔ کیونکہ ایسے فیاضون کی سوا ہماری قوم کی رفتار بالکل سست ہے

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من ۔ پیادہ میروم وہمرہان سوار انند۔

دنیا بھر کی قومی انجمنون میں بڑے بڑے مخیر بزرگوارون نے اپنے فیاضی کے جوہر دکھلاکر سرمایہ قومی کو مالامال کیا ہے مگر ہمارے محسن قومی کا رنگ فیاضی الگ ہے۔ عقلا کے ہان مال ودنیا کی اسقدر قدر نہیں۔ جس قدر کہ ہمت اوراولوالعزمی کا رتبہ ہے۔ صاحب موصوف کی گو چشم بصیرت منور ہے مگر افسوس کہ وہ چشم بصارت سے معذور اوران کا مسکن اپنے مرکز اصلی سے بہت دور اور دنیا کے ہموم غموم وصدمات سے مجبوران تمام مصایب کا مقابلہ آپ اولوالعزمی سے کرتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں بھی اپنے دور افتادہ قوم کو نہیں بھولتے نعم ماقیل ؎ دور دستان را باحسان یاد کردن

ہمت است ؎ ورنہ ہر نخلی بپائے خود ثمر می افکند ؎ برادران خطہ! جائے غور ہے ۔ کہ ایسے بزرگ صرف قوم کے خاطر باوجود مجبور و معذوری دور و دراز سفر اختیار کر کے آپ کے جلسہ کی شمولیت کیلئے آویں ۔ اور آپ باوجود گھر کے ممبر ہونیکے کما یلیق فیاضی سے کام نہ لیں ۔ سبحن اللہ ۔ دوران باخبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور ۔ اس موقعہ پر حاشا وکلا ہماری یہ غرض نہیں ۔ کہ برادران خطہ باشندگان سرینگر اپنے اس قومی سکول کی امداد سے خدانخواستہ پہلو تہی کرتے ہیں ۔ یہ چرخہ تو انہیں کی بدولت چل رہا ہے ۔ اور ایسا کہنا کفران نعمت ہے ۔ جو ہم کبھی نہیں کر سکتے ۔ ؎ کفر نعمت میکند رزق حلال ما حرام ؎ طفل از پستان گزیدن میکند خون شیر را ۔ بالجملہ آپ شمولیت جلسہ کی غرض سے تشریف لائے تھے ۔ مگر شائقین زیارت کی بدنصیبی سے عین جلسہ کے دن آپ اپنے ایک دوست انگریز کے ساتھ جو عجلت سے واپس جانے والے تھے ۔ واپس روانہ ہو گئے ۔ ؎ دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ؎ ایک بھی ان سے ملاقات نہ ہونے پائی ؎ خیر یار زندہ صحبت باقی ۔ با این ہمہ پھر بھی وہ اپنی قوم کو نہ بھولے ۔ اور جاتے وقت منشی غلام محمد صاحب خادم کے پاس جلسہ میں پیش کرنے کے لئے مبلغ دو سو روپے چھوڑ گئے ۔ اور جلسہ کے بعد مبلغ چھ سو روپیہ بذریعہ نارمنی آڈر معرفت جناب مولوی نذیر احمد صاحب بی ۔ اے ۔ جج سمال کوز کا کورٹ مرحمت فرمائے جزاہم اللہ خیر الجزاء اہل خطہ کی امیدیں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں ۔ جبتک کہ یہ سکول قائم رہے (خدا اس کو ہمیشہ قائم رکھے) آپکا نام نامی صفحات تواریخ میں چمکتے ہوہر کی طرح چمکتا ہے ۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر لو) ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق ؎ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما ؎ گذشتہ روئداد و حالات کے ناظرین پر واضح ہو چکا ہے ۔ کہ انجمن ہذا نے چند صندوقچیاں

بنوا کر بعض محبان قوم دوکانداران کی دوکانوں پر رکھوادی تھیں۔ کہ وہ اپنے گاہکوں کو اس قومی سکول کی ضروریات سے آگاہ کر کے اپنے سودا کے ساتھ اللہ کے نام کے بھی سودا کیا کریں۔ اور اس صندوق میں فراخور ہمت کچھ ڈال دیا کریں۔ چنانچہ جلسہ گذشتہ سالانہ پر اس ذریعہ سے بھی کچھ رقم وصول ہوئی تھی۔ اس تجربہ کی بنا پر انجمن نے اب کے سال زیادہ صندوقچیاں بنوا کر بغرض مذکور معاونان قوم میں تقسیم کیں۔ بلکہ ایک سال قصبہ جات میں بھی بھیجی گئیں۔ اس کارروائی کے بعد دوران وصولی چندہ میں پہلے وہ صندوقچیاں بزرگان موصوف نے پیش کیں۔ ان ہمدردان و محبان قوم کی اسماء گرامی معہ تفصیل رقم ضمیمہ میں ناظرین ملاحظہ فرمائینگے۔ نیز اب کے بنا بر تسلی معطیان انجمن نے یہ انتظام کیا ہے۔ جو چندہ سوائے چندہ امدادی جلسہ سال بھر میں بتفاریق وصول ہوا کریگا۔ اس کی تفصیل برائے آگاہی قوم ہفتہ وار قومی ارگن اخبار کشمیری میں شائع ہوا کرے۔ تاکہ معطی صاحبان کو سال بھر کا انتظار نہ کرنا پڑے چنانچہ جنوری سنہ ۱۲ء سے اس کی تعمیل برابر ہوتی ہے۔ اور ناظرین صفحات کشمیری میں ملاحظہ فرماتے ہونگے۔ بالجملہ سر اجلاس چندے کا غالب عنصر اسی طریق سے وصول ہوا۔ جیسا کہ ہر سال حضرت مولینا میر واعظ صاحب کے گشت لگانے سے ہوا کرتا ہے۔ یہاں پر اس بات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولینا میر واعظ صاحب صدر انجمن کے اس طرح ہر ایک ہمدرد قوم کے سامنے قوم کی خاطر دامن طلب پھیلانا صاحب صدر جلسہ نے ان کے خلاف شان سمجھکر اس حرکت کو غیر موزون خیال فرمایا۔ مگر مولینا صاحب قومی بچوں کی تعلیم کیلئے دامن پھیلانے کو خدا و رسول کی خوشنودی سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہیں کوئی خیال اس امر سے روک نہیں سکتا۔ آپکا مقولہ ہے۔

؎ کار دنیا کن و اندیشۂ عقبیٰ مگذار ؛ تا بہ عقبیٰ نرسی دامن دنیا مگذار ؛

آپ کے ساعی اور پیر وبھی محض محبت دلی سے انہیں کے ہاتھ میں چندہ

دینا پسند کرتے ہیں۔ اراکین انجمن کا خیال ہے۔ کہ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو معطی صاحبان کی رگ حمیت موجزن نہ ہوگی۔ ورنہ صاحب صدر جلسہ کے اس حرف کو آپ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ ان کی محبت فقراء اور خادمان دین کے عزت گرینگی بیّن دلیل ہے۔ مختصر یہ کہ کارروائی وصولی چندہ کچھ ہونے کے بعد صاحب صدر جلسہ سر و قد استادہ ہوئے۔ اور اپنے زبان گوہر فشان سے ایک موثر تقریر جو ہر طرح قوم کیلئے سود مند تھی فرمائی۔ جسکا خلاصہ یہ ہے حضرت مولینا میر واعظ صاحب و اراکین انجمن و معزز حاضرین! آپ صاحبان نے مجھے جو عزت کرسی صدارت کو میرے لئے تجویز کرنیسے بخشی ہے۔ میں اس کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ مجھے یہ دریافت ہونے سے نہایت مسرت ہوئی۔ کہ سکول ہٰذا مولینا میر واعظ صاحب کے مساعی جمیلہ سے صرف چند سال میں ہائے سکول کے درجہ تک پہنچا۔ کشمیر اور اہل کشمیر کی موجودہ حالت پر نظر کرکے یہ کچھ تھوڑی سی بات معلوم نہیں ہوتی۔ میرا انجمن حمایت اسلام لاہور کے ساتھ بھی تعلق رہا ہے۔ بہ نسبت کشمیر کے ضروریات تعلیم سے زندہ دلان پنجاب زیادہ واقف ہیں۔ انہوں نے بھی سولہ سال کے بعد ہائے سکول کھولا تھا۔ مجھکو افسوس سے معلوم ہوا۔ کہ اس انجمن اور ہائے سکول کے متعلق چند افراد قوم کو اس کی ضرورت سے اتفاق نہیں۔ مگر آپ صاحبان کو کسی مخالفت کا خطرہ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہر ایک بڑے کام کے شروع کرنے کے وقت بہت سی مشکلات کا پیش آنا قدرتی امر ہے۔ جو کام کہ انجمن کر رہی ہے۔ یہ یکسان سب اہل کشمیر کیلئے مفید ہے۔ امید ہے۔ کہ جو آج مخالف ہیں۔ کل موالف ہونگے۔ یہ تمام باتیں انجمن حمایت اسلام کی نظیر سے آپ پر روشن ہونگے۔ کہ آج کل اعلیٰ پیمانہ تعلیم یافتہ اس کے معاونت کو اپنا فخر سمجھتے ہیں ؎ مشکلی نیست کہ آسان نشود ؏ مرد باید کہ ہراسان نشود ؎ رنج کا خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج ؏ مشکلیں

اتنی اڑچنیں مجھ پر کہ آسان ہو گئیں - مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس ہائی سکول کے متعلق دس بارہ برانچیں انجمن نے کھولے ہیں - اگرچہ میں خیال کرتا ہوں کہ انجمن نے اپنے نقطہ خیال کے بموجب یہ کام سوچ سمجھکر کیا ہو گا - مگر مجھے افسوس ہے - کہ میرا اس کے ساتھ اتفاق نہیں - میری تو بھی رائے ہے کہ بمد نظر داشت حالت موجودہ اس وقت مجموعی قوت سے ہائی سکول کی بنیاد کو مستحکم کیا جاوے - متعدد جگہ یہ قوت صرف کرنے سے ہائی سکول میں خدانخواستہ ضعف آنیکا احتمال ہے - بقول شخصے یک بگیر و محکم بگیر - کیونکہ ہنوز اس انجمن کی مالی حالت اس قابل نہیں - کہ وہ ہائی سکول کے بوجھ کی بھی متحمل ہو - اور متعدد برانچ سکول بھی کھولتی جائے - تقریر ختم ہونے پر آپ نے مبلغ ایکسو آٹھ روپیہ چندہ امدادی انجمن کو مرحمت فرمایا - اور ڈاکٹر محمد دین صاحب نے بھی مبلغ پچیس روپیہ مرحمت کئے - اور پھر یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کے شکریہ اور سرکار کی دعا پر ختم ہوا - اس کے بعد تیسرا اجلاس شروع ہوا - اور عالیجناب دیوان بدری ناتھ صاحب بالقابہ پرائیوٹ سکرٹری سری سرکار والا و لخت جگر عالی جناب دیوان امرناتھ صاحب بہادر بالقابہ چیف منسٹر ریاست نے حسب قرار داد پروگرام کرسی صدارت کو عزت بخشی - اور تمام حاضرین ہندو و مسلمان نے جوش مسرت سے چیرز دئے - اور منشی غلام محمد صاحب خادم نے حسب دستور آپکے کرسی صدارت پر اجلاس فرمانے کے وقت یہ رباعی بطور خیر مقدم پڑھی ہ

سایہ افگن سر پہ اور اقبال اپنے ساتھ ہی ✢ باگ تائید خداوندی کی اپنے ہاتھ ہے

آج تیرتھ بن گیا ہے یہ ہمارا درسگاہ ✢ صدر جلسہ آج جو دیوان بدری ناتھ ہے

ہمارے رویداد کے ناظرین پر اور حاضرین جلسہ پر یہ بات روشن ہے - کہ اس وقت کے اجلاس کے کس پایہ کے نوجوان صدر نشین ہیں - مگر بعض بیرونجات کے ناظرین اور غیر حاضرین جلسہ کو شاید حقیقت کا ہی معلوم نہوا - ان کی آگاہی کیلئے اسقدر لکھنا مناسب ہے - کہ یہ صدر نشین کو وقار و تمکین اس خاندان کا

چمکتا ہوا گوہر بے بہا ہے۔ کہ جس کے آباواجداد یکے بعد دیگرے اس ریاست
عظمی کے صاحبان حلّ وعقد گذرے ہیں۔ اور آج تک کشمیر پبلک میں ان
کی شرفا پروری کی فیاضیاں زبان زد خاص وعام ہیں۔ آپ صرف شرافت
خاندانی کی عزّت سے ہی ممتاز نہیں۔ بلکہ اپنے محض بغرض تعلیم یورپ میں
جاکر اپنے شرافت خاندانی کو مصنقلہ علوم وفنون سے مجلّی فرمایا۔ چونکہ رعایائے اہل
اسلام اس خاندان عالی سے بڑا تعلق رہا ہے۔ اور یہی خاندان ہمیشہ مراحم
خسروانہ والیان ریاست کا ذریعہ ٹھہرا ہے۔ اس لئے فرقہ اہل اسلام انہیں
نہایت عزّت واحترام سے دیکھتا ہے۔ معاونان انجمن جو چندہ لیکر آئے ہوئے
تھے۔ منتظر تھے۔ کہ وہ انہی کی صدارت میں چندہ انجمن کو دیں۔ تاکہ اس بہانہ
سے آپ کے درشن بھی حاصل ہوں۔ اور ہم خرما وہم ثواب کے مصداق بنیں
چنانچہ آپ کے صدر نشین ہوتے ہی کشمیر کے ہر دلعزیز رئیس خواجہ عزیز الدین صاحب
کاوسہ نے (جنکو ابا عن جد اس خاندان سے نیاز حاصل ہے) بڑے گرمجوشی
سے اپنا چندہ پیش کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی جبار خان کے مالک
عزیز خان صاحب نقاش نے منجانب خود وکارخانہ مبلغ دو سو پچپن روپیہ کی
معقول رقم دی۔ سرینگر کے معاونین اور ہمدردان قوم میں عطائے چندہ
ودیگر ہمدردیوں میں خان صاحب موصوف کا نمبر ہمیشہ بڑا ہوا ہوتا ہے اس
کے بعد اور بزرگون نے بھی اپنے ہمت کے جوہر دکھلائے۔ اور ساتھ ہی
کارروائی مقررہ شروع ہوئی۔ پارٹی مقررہ نے اور خادم صاحب نے
اپنی نظمین سنائیں۔ اور خواجہ امیر الدین امیر سے بھی لوگون نے باصرار
کل کے نظم پھر سنی اور داد دی۔ پیر عبد اللہ صاحب قمری نے منجانب انجمن
شکریہ دعا بالخصوص دعائے دولت سری سرکار والا وخاندان دیوان صاحب
پر اس اجلاس کو انجام تک پہونچایا۔ اور صاحب صدر نشین جلسہ نے
ایک معنی خیز ونصیحت آمیز تقریر فرمائی۔ جو ضمیمہ میں درج ہے۔ ہمارے

ناظرین روئیداد غالباً اس امر سے آگاہ ہیں۔ کہ اس قومی سکول کی بنیاد صرف فیاض برادران اہل اسلام کی ہمت پر ہے۔ کہ اراکین انجمن ہمیشہ اس خیال میں رہتے ہیں۔ کہ اس اکلوتے قومی سکول کی بنیاد مستحکم ہو۔ اور اس کی مالی فکر سے انجمن کسیقدر سبکدوش ہو۔ مگر افسوس ہے ؎

اور ہوگا کہ ہو امید بر آئی جسکی ؛ اپنا مطلب تو نہ اس چرخ کہن سے نکلا۔

امداد کا تو کیا ذکر۔ ہمارے پیارے برادران اہل اسلام خطہ کو اپنے لخت جگروں کے تعلیم کا بھی فکر نہیں۔ اس ملک میں بلحاظ آبادی کے اہل اسلام اسلامیہ ہائی سکول میں طلبا کی تعداد گویا کالعدم ہے۔ عضب ہے کہ اس سکول میں تعلیم مفت۔ فیس ندارد۔ اور وظیفے مقرر۔ مگر پھر بھی شوق تعلیم معدوم۔ اس کے مقابلہ میں مشن ہائی سکول میں فیس دیکر ہندو طلبا باوجود کمی آبادی بکثرت مستفید ہوتے ہیں۔ ؎ ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق ؛ او بصحرا رفت و ما در کوچہ ہا حیران شدیم ؛ اور طرفہ یہ کہ غیر مسلم سکولوں میں بھی مسلمان طلبا کی تعداد نہایت اقل قلیل ہے۔ خاص سٹیٹ ہائی سکول میں باستثنائے برانچ سکولز تقریباً ڈیڑھ ہزار طلبا کی تعداد ہے۔ اور اس میں پچاس مسلمان بمشکل ہونگے۔ اور وہ بھی ادنی جماعت ہا میں۔ یہ ایک بڑی غور کی بات ہے۔ کہ آج تک یعنے جب سے کہ کشمیر میں تعلیم شروع ہوئی۔ تمام سکولوں کے ہزار ہا طلبا میں صرف ۱۷ سترہ مسلمان لڑکوں نے امتحان انٹرنس پاس کیا۔ جن میں چھ لڑکے اسلامیہ ہائی سکول کے پاس دادہ ہیں۔ اور اس کے مقابل برادران وطن اہل ہنود کے ہزار ہا صاحبزادے امتحان مذکور میں کامیاب ہوئے بلکہ سرکار کی طفیل سے بعض اپنے گھر میں تعلیم حاصل کرکے گریجویٹ بنے۔ یعنے سرکار والا مدار نے محض رفاہیت عامہ کیلئے سری پرتاب کالج کھولا۔ اگر اس سے ہم فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو یہ کسکا قصور ہے ؎ در کوی نیکنامی مارا گذر ندادند ؛

گر تو نمے پسندی تغیر کن قضا را ؛ اس موقعہ پر ہم صاف لفظوں میں یہ کہنا
بھی مناسب تصور کرتے ہیں - کہ برادران وطن کی ترقی دیکھکر خدانخواستہ
ہمیں حسد نہیں ہوتا - کیونکہ ہماری تو دلی آرزو ہے - کہ اس وطن کے بچے
عام اس سے کہ وہ کسی مذہب وملت کے پیرو ہوں - علوم مروجہ میں غیر
ملکی برادران کے ہم چشم بنیں - کیونکہ کشمیری کا لفظ ہر ایک اہل خطہ پر صادق
آتا ہے - اور ہر ایک اہل وطن سے وطن کی بہبودی کی امید ہے - مگر رونا
تو اس بات کا ہے - کہ ہم بھی اس گھوڑدوڑ میں کیوں پیچھے رہے - جب
ہمارے سرکار ہر ایک رعایا کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں - اور قدرت نے بھی
ہمکو اپنے کسی فیض سے محروم نہیں رکھا - تو پھر ہم کیوں اپاہج اور غیروں
کے دست نگر بنے رہیں - اسی بنا پر انجمن ہذا کا خیال تھا - کہ رزیڈنٹ صاحب
کشمیر کی نصیحت کی تعمیل میں پرائمری سکول اس ملک میں وسیع پیمانے
پر کھولے جاویں - تاکہ پیرونجات کے اہل اسلام جو زمیندار پیشہ اور ملک کے
عنصر غالب ہیں - تعلیم دینی و دنیاوی سے مستفید و مستفیض ہوں - کیونکہ صرف
خطہ ہی میں تعلیم کا محدود رہنا غیر موزون ہے - اور اہل مضافات کا سرینگر میں
اگر تعلیم حاصل کرنا بھی ناممکن - کیونکہ ان میں اسقدر ہمت کجا کہ گھر کی گنگا سے
فایدہ اٹھایئں - اس لیئے موزون ہے - کہ برادران مضافات کو ان کے
گھروں میں جاکر جس طرح بن پڑے - ان کو تعلیم کیطرف راغب کریں - مگر اس
کیلیئے خزانہ قارون وہمت حاتم درکار ہے - یارونکا تو یہ مقولہ ہے - سے
گر جان طلبد مضایقہ نیست ؛ ور زر طلبد سخن درین است ؛ انجدا تو ہمیں
ایثار اور ہمدردی کی توفیق بخشیں - انجمن ہذا کو اس بات سے ہرگز اتفاق
نہیں - کہ اکثر برادران دینی ملک کشمیر صرف بوجہ افلاس تعلیم حاصل نہیں کرتے -
اگر وہ اس نے بضاعتی پر بھی قدرمے توجہ کریں - تو ایک ہائی سکول کی کیا
بات ہے - کئی کالج کھول سکتے ہیں سے جوا بگیۓ کا گر جلوہ گر ہو کمدہی ؛

گدائی میں بھی ہم کریں بادشاہی ہا۔ یہی وجوہات ہیں۔ جو ہمیں خان بہادر صاحب صدر جلسہ کے تعمیل ارشاد سے روکتے ہیں۔ یہاں پر ناظرین کے دلوں میں قدرتاً یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ اگر ایسا ہے۔ تو پھر کیوں اہل اسلام کشمیر متفقہ کوشش سے حصول مطالب میں بہت مجموعی زور نہیں لگاتے۔ اسکے اصلی وجہ تو یہ ہے۔ کہ یہاں کے لوگ ہندوستان کے مشہور موسے پھوٹ کے دلدادہ ہیں۔ نہ خود ہمت کرتے ہیں۔ نہ کسی کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ قومی خدمت کی عزت کسی کو نصیب نہو۔ اور قومی بیڑا غرق کرنیکے لئے بڑے بڑے ہتھکنڈوں سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض تقدس مآبی کے لباس ہیں شہر ودہ میں گشت لگاکر چھلاہیں یہ شہرت پھیلاتے ہیں۔ کہ ایسے سکول کی امداد مذہب کے خلاف ہے۔ جس میں نصاریٰ کے زبان میں تعلیم دیجائے۔ انگریزی زبان کا مروج اور معاونان اسلام کا پیرو نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں۔ کہ دین و دنیا کی بھلائی اسی میں ہے۔ کہ ہم پرانے لکیر کی فقیر بنے رہیں بھائیو یہ ایک بدعت ہے۔ اور اس کے معاونان بدعتی۔ یہ تو ان برادران قوم کا فرمان ہے۔ جن کے دل میں بوجہ بعلیمی اپنے خیر وشر کا احسان نہیں۔ ان کے خیال میں یہ بات جمی ہوئی ہے۔ کہ جب تعلیم کی روشنی سے لوگون کے دماغ روشن ہوئے۔ تو ہماری ہانڈی کی خیر نہیں۔ ان کے لئے ہماری دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ ان حضرات سے قومی بہبودی کی توقع نے سود۔ ع زبید روان علاج دردخو جستن بآن ماند ؛ کہ خار از پا بیرون آرد کسی با نیش عقرب ہا۔ ہماری شامت اعمال سے بعضے تعلیم یافتہ غیر ملکی بزرگ بھی اہل کشمیر میں اشاعت تعلیم کی حامی نہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر ملکی لوگ تعلیم یافتہ ہوئے۔ غیر ملکی تعلیم یافتگان کو کشمیر کو خیر باد کہنا ہوگا۔ اور پنجاب کا گذشتہ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ کہ پہلے زمانے میں پنجاب بھر میں تعلیم یافتہ اور ملازم پیشہ صرف بنگالی ہی نظر آتے تھے۔ جب ملکی لوگوں میں تعلیم پھیلی تو

انہیں اپنا بوریا باندھنا پڑا۔ کہیں یہی مثال یہاں بھی صادق نہ آئے۔ اس خیال سے وہ اپنی وجاہت اور قوت تکلم اور من گھڑت منطقی دلایل سے اس ملک میں اشاعت تعلیم کے حامی بننے میں متامل ہیں۔ ہم خدانخواستہ سب کے سب غیر ملکی بزرگان کی نسبت یہ رائے نہیں رکھتے بلکہ ان میں بعضے ایسے دل کے فیاض اور وسیع خیال اور نیک نہاد ہیں۔ کہ جنہوں نے وقتاً فوقتاً درمے قدمے قلمے سے انجمن کی امداد گی اور کرتے ہیں۔ اور ان کے آرزو ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان فیض تعلیم سے مالامال ہو۔ مگر چونکہ ملکی اور غیر ملکی سوال یہاں زور پکڑتا جاتا ہے۔ اس لئے چند الفاظ شکر و شکایت حوالۂ قلم ہوئے۔ ورنہ شہر و مضافات کے بھائی اگر ایک ایک مٹھی چاول سے انجمن کی امداد کرتے۔ تو اس آمد پر متعدد ہائے سکول کھل سکتے تھے۔ مگر جب بعضے حضرات نے ٹھیکہ لیا ہے۔ کہ عطیات برنج کی توجہ پھیرنے میں سر توڑ کوشش کریں۔ تو آخرکار اسکا بھی کچھ نتیجہ ناواقفوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ زمیندار بیچاروں کو کیا خبر ہے۔ کہ ان کی مٹھی بھر چاول کیا کام دیتے ہیں۔ اور بالخصوص جب انکو یہ بھی کہا جائے۔ کہ اس وقت تو تم رضامندی سے مٹھی بھر چاول دیتے ہو آیندہ مالیہ سرکاری کے ساتھ جبراً تم سے وصول کیا جائیگا۔ اور تم کو کس قدر تکلیف ہوگی۔ ان ہتھکنڈوں سے بچو۔ تم کو معلوم نہیں۔ کہ سنیلا کے ٹیکے کے بہانہ سے مہدی کی تلاش کیجاتی ہے کیونکہ اس کے بازو سے بجائے لہو کے دودھ نکلیگا۔ بھلا ایسی ایسی متوحش افواہوں سے وہ کیونکر امداد تعلیم کے نزدیک آئیں۔ پھر بھی کارکنان کمیٹی برنج خصوصاً سکرٹری صاحب کی کارگذاری قابل تحسین ہے۔ اراکین انجمن کو امید ہے۔ کہ وہ اس سے بھی زیادہ کوشش کرکے سب مشکلات پر غالب آئینگے۔ ملکی حالت کا فوٹو لفظوں کی قلمکاری سے اپنی بضاعت کے موافق ناظرین کے سامنے پیش کردیا اب انجمن کی نگاہ قومی بہبودی کیلئے سرکاری فیاضی کی دست نگر ہے۔ کہ

وہی کچھ کرے۔ تو ہوسکتا ہے۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے اب کے سال ایک برگزیدہ مسلمانوں کی وفد منجانب محمڈن کانفرنس ریاست میں تشریف لاکر سری مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کو مسلمان غریب رعایا کی حالت پر متوجہ کریگی اور ممکن نہیں کہ ایسے فیاض سرکار جنہوں نے مہاراجہ صاحب دربھنگہ بالقابہ کی درخواست پر ہندو یونیورسٹی کو گران بہا عطیہ مرحمت کیا تو اپنے فرمانبردار رعایا کو جو پچانوے فیصدی ہیں۔ مالا مال نکرینگے۔ ہمارے سری مہاراجہ صاحب ایک دھرم آتما تعلیم دوست فرمانروا ہیں۔ جو جائز درخواست ان کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ اسے وہ بلفظ بقبول فرماتے ہیں۔ مگر ہم ہی اپنے حال سے بیخبر ہیں ۔ تشنہ مینالد کہ کو آب۔ گوار + آب مے نالد کجا آن آب خوار ÷ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ شاہان مغلیہ کی یادگار یعنے کشمیر میں مسلمانوں کے مشہور معبد مسجد جامع کی مرمت کیلئے آپنے حسب درخواست روسا و ممبران انجمن مبلغ چالیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا۔ اور مسلمان زمینداروں کو بھی ہدایت کی کہ وہ اپنے اس معبد کیلئے بطیب خاطر دو دو پیسے فی روپیہ مالیہ سرکاری کے ساتھ برس میں ادا کریں۔ جس کے لئے زمینداروں نے اس عجائب روزگار کے قیام کے امداد کے لئے خود درخواستیں دی تھیں۔ بندگان سری سرکار والا نے اگرچہ زمینداروں کو صرف ایک برس کے لئے فی روپیہ چھ پائی امداد کیلئے تجویز کی تھی۔ مگر زمینداروں کی یہ آرزو ہے۔ کہ اُنکی یہ قلیل رقم ہم سے ترمیم مسجد کیلئے تا تتمہ مسجد وصول کیجائے۔ تو ہم خوش اور ہمارا خدا خوش۔ مسلمانوں میں عام خیال ہے۔ کہ جبکہ ایک بادشاہ کی تعمیر کا دوسرے بادشاہ نے بغرض ترمیم بیڑا اٹھایا ہے تو عزم سلطانی سے اسکو انجام تک پہنچائینگے۔ ہمارے اس روئداد کے ناظرین زمینداروں کی ہمت کی داستان بالا سنکر متعجب ہونگے کہ کیوں زمرہ معطیان چندہ امداد ہی مدرسہ اب کے کسی ذیلدار یا نمبردار کا نام نہیں، حالانکہ پہلے رسالوں میں

بڑے جوش خروش سے ان کا تذکرہ ہوتا تھا۔ اس کے جواب میں ہم بھی عرض
کرینگے۔ کہ یہ بھی ان بعض بزرگوں کی عنایت ہے جن کا ذکر ہم کر آئے ہیں۔
اب جو بات اس روئداد میں لکھنی باقی ہے۔ وہ عموماً کل معاونان انجمن اور
بالخصوص حضرات اہل خطہ کا شکریہ ہے۔ کہ جن کی ہمت کے بدولت یہ چرخہ چل
رہا ہے۔ ناظرین جو کچھ گذشتہ اوراق میں مطالعہ کر آئے ہیں یہ تصویر کا روشن
پہلو ہے۔ اور تاریک پہلو چشم بصیرت سے ناظرین مطالعہ کر سکتے ہیں۔ یعنے
تاحال باوجود زمین اور آسمان کے قلابے ملانے کے کوئی مستقل آمد کی صورت
نہیں ٹھہر سکتی جس سے کم از کم بیفکری سے سکول کے اخراجات چل سکیں۔
انجمن حمایت اسلام لاہور شروع میں جب قائم ہوئی تھی۔ تو اس کے امداد کیلئے
بھی برادران قومی کے گھروں میں آٹے کیلئے چٹوریان رکھی گئیں تھیں۔ مگر
بھلے بھل تو لوگوں نے کچھ دیا مگر پھر وہ ولولہ اور شوق باقی نہ رہا۔ آخر ورق
برگشتت دفتر گاؤ خورد۔ یہاں بھی امداد جنسی کا یہی حال ہے۔ دن بدن
اس کی رفتار دھیمی پڑتی جاتی ہے۔ لاہور و پنجاب میں تو بفضلہ تعالیٰ بہت
صورتیں نکل آئے ہیں۔ مگر یہاں اللہ ہی اللہ ہے۔ بزرگان قوم جنہوں نے
بروقت بنیاد مدرسہ بڑے بڑے وعدے کئے تھے۔ اور سبز باغ دکھائے
تھے۔ اب ان میں نہ وہ جوش ہے نہ خروش۔ گویا ایک خواب تھا۔ کہ صبح
آتے ہی اسکا خیال دلوں سے اتر گیا۔ اور تماشہ ہے۔ کہ نہ افادہ کے لوگوں
کے ہیں نہ استفادہ کے نہ اپنے لڑکوں کو تعلیم کیلئے بھیجتے ہیں۔ اور نہ چندہ
ممبری ادا کرتے ہیں۔ چندہ ممبری کوئی ناقابل برداشت رقم نہیں صرف
ایک روپیہ ماہوار اور اس کی ادائیگی بھی دشوار۔ بوقت یاد دہانی ارشاد ہوتا
ہے کہ جب جلسہ سالانہ پر امدادی چندہ دیا جاتا ہے۔ تو ممبری کا چندہ
کیوں دیں۔ ہمکو یہ نام رکھانیکی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اس پر یہ اعتراض
کہ ہمارا اسکول سٹیٹ سکول سے کیوں دو قدم آگے نہیں بڑھتا۔ اور

یہ نہیں سمجھتے کہ کجا راجہ بھوج اور کجا گنگا تیلی۔ اللہ اللہ جب اس کشتی کے ناخداؤن کا یہ حال ہے تو جو اس کے ڈبونے کے فکر میں ہیں انکی کیا شکایت۔ مصرع کون رہبر ہو سکے جب خضر بھکانے لگے ٭ اس داستان کے بیان کے بعد ہمیں اپنا فرض دعاگوئی قوم اس بات پر آمادہ کرتا ہے۔ کہ ہم تہ دل سے ان سب صاحبوں کے حق میں دعا کریں۔ جنہون نے بدامی و درمی و قلمے قدمے اس اپنی قومی سکول کی امداد کی اور ان کا شکریہ ادا کریں برادران خطہ حاضرین جلسہ و معطیان چندہ کے علاوہ اب ہم نے خصوصیت سے اپنے قومی بزرگ رئیس ملک جناب میرزا غلام مصطفی صاحب وزیر وزارت حصہ جنوبی کشمیر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ ان کے اعتراف ہمدردی قومی کے سوا ہماری یہ رویداد ادھوری رہ جاتی ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ آپ بوجہ ملازمت سرکاری بعض جلسہ ہائے سالانہ میں شامل نہو سکے مگر ان کے دل میں جو قوم کا درد ہے وہ اس کی پوری تلافی کرتا ہے۔ آپ ہمیشہ سالانہ جلسہ پر چندہ دیتے ہیں اور اپنے احباب سے دلاتے ہیں خدا ان کو جزائے نیک اور توفیق حسنات و ہمدردی قوم زیادہ زیادہ عطا کرے۔ اپنے جلسہ ہذا پر بھی مبلغ پچیس روپیہ بھیجے۔ اصحاب بیرونجات گلگت و لداخ و لاہور وغیرہ وغیرہ کے بھی ہم مشکور ہیں۔ جو موقعہ پر اپنے قوم کو نہیں بھلاتے۔ بالخصوص سردار بہرام خان صاحب وزیر وزارت گلگت کی انجمن از حد مشکور ہے کہ ہر جلسہ سالانہ پر آپ کی ہمدردی قومی و اخوت اسلامی سے انجمن کو ایک معقول امداد ملتی رہتی ہے۔ خدا۔ صاحب موصوف کو معہ دیگر معاونین و دیگر کے باارادت رکھے۔ یہ بھی ناظرین رویداد کے نوٹس میں لانا ضروری ہے۔ کہ سال رواں میں انجمن میں بہت سی اصلاحیں عمل میں آگئی ہیں۔ جن کا تذکرہ وقتاً فوقتاً کشمیری اخبار کے ذریعہ سے ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے اہم بات یہ ہوئی۔ کہ انجمن کے حساب و کتاب

کی احتیاط کیلئے خواجہ محمد خلیل صاحب بیچہ نے (جو ہمیشہ سے اس انجمن کے سرگرم ممبر ہیں) اپنا قیمتی وقت نذر کر کے عہدہ آنریری جائینٹ فنانشل سکرٹری منظور کیا۔ آپ کی اس توجہ سے انجمن کا حساب و کتاب بہت کچھ مکمل ہو گیا ہے۔ انجمن آپ کی اس حسبۃً للہ کارگذاری سے نہایت شاکر ہے۔ اللہ ان کو زیادہ توفیق خدمات قومی عطا کرے۔ اب ہم اس رسالہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔

نیاز مند خادم قوم محمد عتیق اللہ عفی عنہ آنریری جنرل سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام کشمیر

ضمیمہ نمبر

مخمس خواجہ امیر الدین صاحب اوّل مدرّس فارسی اسلامیہ ہائی سکول المتخلص بہ امیر بر غزل حبیب بتقریب جلسہ سالانہ انجمن مدرسہ نصرۃ الاسلام کشمیر

غیر ند سوئی نور و ما انہ گٹس کُن　　　ازجھل کمر بستہ شب و روز جٹس کُن
از ہمت دو نیم شنا بندہ زٹس کُن　　　مائیم زاد بار نظر ہا کہ لٹس کُن
چون تشنہ کہ چشمش نگران است نٹس کُن

یہ جلسہ تعلیم مسلمانون کی ہے عید　　　اظہار مسرت ہے بزرگون کی ہے تقلید
کرتا نہیں افسوس مگر قوم کی تائید　　　از اطلس و زر بفت ندانم چہ خطا دید
دیوانہ ما کو شند مشتاق پٹس کُن

اس قوم کی خاطر یہ جہالت کا ہے اک کوہ　　　جس سے کہ یہ کر کے ہوئے قابل اندوہ
قسمت کا یہ لکھا ہے تو پھر شکوہ سے کیا ہو　　　در محفل علم از کس و ناکس بود انبوہ
صد حیف کہ ما راہ نیابیم ولٹس کُن

تعلیم مسلمانون سے رکھنی ہے دل پر　　　اور غیر کے امداد میں ہے اُس کو تفاخر
ملینکا ملا نے ہین جو ہم اُس سے کبھی سر　　　کردہ ز غضب چین بجبین گوید دُر دُر
ہر گہ کہ فند دست منش مخنۃ ہٹس کُن

زاہد بسوئی کعبہ روان ما بکنشتے　　　انگاشتہ از جہل جہنم چو بہشتے
از ننگ بہشتے ز کفِ خود نہ بہشتے　　　ناموس اگر مسخرہ عشق نہ گشتے
مایل نشدے شاہ ولی بانڈہ کٹس کُن

ہر قوم کی تعلیم سے ہے سبز گلستان　　　تعلیم ہے ہر بزم میں چون شمع شبستان

ہیں منز لین سب موٹر تعلم سے آسان　　بر مرکب جہل آنکہ نشیند بہ یقین دان
گردید سوار خر و رخ کردہ لٹس کُن

بیفایدہ بر نبض نہی دست طبیبا　　از وصل چہ پرسی کہ وصال است قریبا
برسید آمبر آنچہ کہ بود است نصیبا　　دیدی سفر مرگ چہ خوش بود حبیبا
محتاج نگشتیم درین راہ ٹٹس کن

گھر کی جو کہ مرغی ہے وہ ہے دال برابر　　کیا نظم لکھیں صاحبو ہر سال برابر
دیتا ہے نہیں داد کوئی بال برابر　　فرماتی ہیں آپا یکن یہ سن فال برابر
بکتا ہے یہ کیا وہ چھو ہمیں اڈہ ژٹس کن

تقریر عالیجناب مولوی رحیم بخش صاحب سی - آئی - اے
پریزیڈنٹ کونسل آف ایجنسی بہاولپور

جناب میر واعظ صاحب و حاضرین جلسہ - میں اس اعزاز کا جو کہ آپ نے مجھکو آج اس عالیشان جلسے کا پریزیڈنٹ مقرر کرنیسے عطا کیا ہے - نہایت ہی مشکور ہوں - انجمن کے ترقی اور اس جلسے کی کامیابی کا میں آپ صاحبان کو تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں - اس قومی سکول کے ہائی سکول کے پیمانہ پر پہنچنے سے مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے - اس کی ترقی بیشک و شبہہ بڑی جلدی ہوئی ہے - جو کہ میرے علم میں کسی اور جگہ نہیں ہوئی ہے - اور انشاء اللہ آیندہ بھی ترقی کی امید ہے - میں[لہ] نے یہاں پہونچکر انجمن اور سکول کی نسبت بہت ہی شکایات سُنی تھیں - لیکن شکر ہے - کہ یہاں دیکھکر بالکل ان کے برعکس پایا گیا - ممبران انجمن کو اس سکول کے ذریعہ قومی حالات سدھارنے میں ہمہ تن ساعی و سرگرم ہوکر مستعدی سے کام کرنا چاہیے - اور کسی مزاحمت اور رکاوٹ کا اندیشہ نہیں کرنا چاہیے - انجمن نے جو مالی آمدنی کے ذرایع کیلئے مثل صندوقچہ اور چاول کے جو تجاویز اور تدابیر عمل میں لائے ہیں - بے شک تحسین و آفرین کے قابل

لہ (نوٹ) جو تعلیم یافتہ شخص کبھی یہاں آنکلا تو اس نے یہی کہا - کہ میں سکول کی نسبت بڑی شکایتیں سنا کرتا تھا - مگر معائنہ سے اس کے برخلاف پاتا ہوں حقیقت میں یہ ہمارے کرم فرماؤں کی عنایت ہے -

ہیں - اور یہ سکول کے مالی حالات بڑھانے کیلئے نہایت ہی اچھے طریقے
ہیں - لیکن اس سے بہتر یہ ہے - کہ اسلام نے جو زکواۃ کا حکم مستطیع
مسلمانون پر حاوی رکھا ہے - ان کی تعمیل کر کے اس رقم کو بجائے
دیگر فضول استعمالات کے اسلامی تعلیم کے مصارف میں خرچ کیا جائے
انجمن کو لازم ہے - کہ اس کے متعلق تجاویز پاس کر کے عمل میں لاوے
علاوہ اس کے اسلام نے خیرات کے اور بھی کئی طریقے جاری
رکھے ہیں - ان سب طریقون کو اگر مسلمانون میں اشاعت تعلیم
کے لئے لگایا جائے - اور تعلیمی اخراجات میں صرف کیا جائے -
تو ان کے خرچ کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں
ہے - رزیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر نے جو مدرسہ کے رائے یک پر
مسلمانون میں سے اتفاق کا ریمارک پاس کیا ہوا ہے - بالکل ٹھیک
ہے - یہان کے مسلمانون کو اپنی متفقہ کوششون سے اس مدرسہ
کو قایم اور برپا رکھنے اور اُن کے ترقی پذیر ہوتے ہیں - ہر وقت
ساعی رہنا نہایت ہی لازم ہے - رپورٹ سالانہ سے معلوم ہوا کہ
انجمن نے اور بھی کئی شاخمدارس کھولے ہیں - میرے رائے میں
یہ ہمارے لئے کچھ زیادہ مفید نہیں ہے - شاخ مدارس کا انتظام
ریاست کے سپرد رکھا جاوے - لیکن آپ صاحبان کو لازم ہے -
کہ اسی ہائی سکول کو ایک اعلے پیمانہ پر پہنچانے میں تمام کوششیں
صرف کریں - اسی سکول میں مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا کافی بندوبست
کیا جائے - اور ہائی سکول اور موجودہ شاخمدارس کے ساتھ بورڈنگ
ہوس کھولے جائے - تاکہ آپ صاحبان اپنے ہم وطنون اور
بھائیون کو نہایت ہی شائستہ اور اچھے ممبر بنا سکیں - حضور مہاراجہ
صاحب بہادر کا آپ صاحبان کو نہایت مشکور و ممنون رہنا چاہیے -

کہ وہ اس سکول کو ایک معقول رقم سے ماہوار امداد کرتے ہیں۔ اور آیندہ بھی کرنیکو تیار رہیں۔ مگر میں انجمن کو اس صدارت کے اعزاز عطا کرنیکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ✦

تقریر جناب پیر عبد اللہ شاہ صاحب قمری متولی زیارت سیّد قمر صاحب خادم اور مخدوم

السلام علیکم ۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ۔ اما بعد ای میرے عزیز بھائیو ۔ اے میرے مکرم دوستو ۔ آپ نے میرے مضمون کے عنوان سے سمجھ لیا ہوگا۔ کہ میں نے کیا کچھ عرض کرنا ہے۔ مخدوم سے میرے مراد آپ کی ہی ذات ہے ۔ اور خادم سے انجمن کی غرض اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ آپ نے مخدومیت کے کیا فرائض ادا کئے ۔ اور انجمن نے کیا خدمت کی ۔ یہ سکول اور اس کی عمارت اور طلبا کی فراہمی اور علوم دینی کی اشاعت اور قرآن و حدیث کی تلاوت سب آپ کی مخدومی کے فیوض ہیں۔ اور اسی چرخے کو چلانا انجمن کا کام میں بڑے زور سے اعتراف کرتا ہون ۔ کہ یہ سکول اور ہائی سکول ہا کی حالت نہیں رکھتا ۔ گو اس کا نام بھی ہائی سکول ہے ۔ یہ مسلمانون کا سکول ہے ۔ اور جسطرح مسلمانون کے اور کام ناتکمل ہوتے ہیں ۔ اسیطرح یہ بھی قیاس کرلو ۔ انجمن اپنی خدمت سے سب کچھ کر کے دکھانی اگر آرد کہ

سب سے بڑی غرض حضرت بانی مرحوم کی یہ تھی - کہ برادران خطہ دین و دنیا کا دامن اکٹھا پکڑے رہیں - کیونکہ زمانہ کی رفتار ہمیں سکھلا رہی ہے - کہ جو شخص اپنے مذہب میں پکا نہو - اور اپنا پیٹ خود پال نہ سکے - اُس کا ہونا اور نہونا برابر ہے - اور یہ فاعدہ تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں - جبکہ آدمی تعلیم حاصل کرے - من طلب الدنیا حلالا و تعففا عن المسئلۃ وسعیا علی عیالہ تعطفا عن جارہ لقی اللہ وجہہ کالقمر لیلۃ البدر - جو کوئی رزق حلال طلب کرے - بھیگ مانگنے کی ذلت سے بچنے کیلئے اور اپنے اہل و عیال کی فراخی کے لئے اور ہمسایہ پر مہربانی کے لئے وہ شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملیگا - کہ منہ اُسکا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا - +

ضمیمہ نمبر

نظم مولوی سلام الدّین صاحب نحوی اوّل مدرّس شاخ مدرسہ فتح کدل

حمد ایزد ہمیشہ فرض بود   آنکہ شاہ سماو ارض بود
حاکم ملک و مالک ملکوت   واقفِ غیب و صاحب جبروت
برتر از فہم و دانش و ادراک   بردرش حاجبے است نہ افلاک
او عیان است از ہمہ اعیان   بر کنار است و باہمہ بمیان
اوست شاہِ ملوک و خالقِ کون   مالک نصرت است و باری و عون
از سمک رفتہ شور بر سرِ ماہ   انہ لا آلہ الا اللہ
اوست مطلوب و او بود موجود   اوست محبوب او بود مقصود
بجلال و جمال موصوف است   بنعوت کمال معروف است
او رفیقِ دل است و جامی و جان   او جلیسِ عیان انیسِ نہان
کیست جز او عیان بکون و مکان   لِمَنِ المُلک کو کند تبیان
اوست باقی و غیر او ہالک   جملہ مملوک و او بود مالک

کرد مبعوث سیّدِ عالم
مفخر و سرورِ بنی آدم

ہست و اللّیل وصفِ گیسویش   والضُّحےٰ مدحِ روے نیکویش
ہست اسمش محمّد و احمد   اوست خیر الرّسل نجے امجد
اُمّتِ او بود زخیر امم   مرہم از وے بود بدرد و الم
بود خلقِ عظیم عادت او   این سبب شد بیان خلق نکو

خلق و خوئے نکوست از جنت
آدمی را ازین بود زینت

رفق و نرمی و نیز دلجوئی — هست برتن لباس نیکوئی
در دو چیز است قوت ایمان — خوئی نیکو هم سخاوت دان
حضرت میر واعظ مرحوم — آنکه جاری نمود فیض علوم
گشت بانی بنصرة الاسلام — کرد نفع علوم بر همه عام
واقف موقف فروع و اصول — مولوی واعظ انام رسول
بود اندر وجود او موجود — خلق نیکو و نیز خصلت جود
این زمان بنگر از نتایج آن — این بنائے سکول عالیشان
اوستادان فاضل و کامل — در فنون هنروری شامل
بهر تعلیم طالبان هنر — بر میان بسته چست بند کمر
انجمن قایم از پے تهذیب — بصغار و کبار گشته ادیب
روئے در نفع پیر و برنا کرد — جمع تعلیم دین و دنیا کرد
جا بجا درسخانه شد مفتوح — یافت طلبائے علم فیض و فتوح
دید مردم همه زهر جانب — در علوم مروّجه راغب
کرد رایج زفرط عقل و تمیز — تازی و فارسی و انگلش نیز
هم سکول مروجه قائم — خیر دنیا و فیض دین دائم
حبّذا ابر علو همت او — مرحبا بر جلال و شوکت او
کرد از خوئی نیک مردم دست — کرد از عشق دوست پر رگ و پوست
بود فانی بمهر ربّانی — ماند باقی چو بود حقّانی
بود نور خدا ازو ظاهر — بود بر خلق حبّ او قاهر
حق عیانست از همه اعیان — کار حق کے شود ادا به بیان
او بنائے سکول بنمواند — مردمان را به خویش او خواند
چشم بکشا و گوش هوش نما — جلوه گر اوست از زمین و سما
او مرید است و آن مراد همه — او مفید است و آن مفاد همه

همه آواز اوست از چپ و راست   همه دیدار اوست بی کم و کاست

بر ندایش اجابتِ مردم   تابع حکم او مه و انجم

او عیان است اندرین مجمع   زو بیان است اندرین مسمع

عزّت اوست در جهان پیدا   سطوت آواز این و آن پیدا

زوست توفیق خیر در تو پدید   کلمهٔ حق ازو بگوش رسید

نیکخوئی نشانِ پاکان است   انتظام جهانیان زان است

خلق نیکوست از بهشت برین   مسلمین را ازوست حصن حصین

میر واعظ بخوی خوش پرداخت   قوم با یکدگر برادر ساخت

اتحاد برادری این است   انجمن بهر نصرتِ دین است

در اخوت خاص و عام کشید   انجم افروز انجمن گردید

نظم تعلیم کرد اخلاقش   مرحبا مرحبا بر اشفاقش

کرد کشمیر درسخانه تمام   طالب علم گشت جمعِ انام

درس قرآن و هم حدیثِ نبی   ساخته عام بر ذهین و غبی

حبّذا امیر واعظ کشمیر   آنکه مولاست بر صغیر و کبیر

هم پرنسپل بنصرة الاسلام   هم پریزیڈنٹ واجب الاکرام

انجمن راست سرورِ و سالار   لیڈر قوم مشفق و غمخوار

طالبان علوم را چو پدر   ناصح و یار و حامی و رهبر

احمد الله نام نامی او   واعظ و مولوی بخلق نکو

کشمیر از وعظ او شده گلشن   هم حدیث رسول زو روشن

کرد احیای علم روحانی   زوست واضح نصوص قرآنی

گردش آسمان بکام بود   جمع امروز خاص و عام بود

بهر اسکول نصرة الاسلام   ساخته جلسه مقبلانِ کرام

بهر امداد قوم بسته میان   همه غمخوار در نهان و عیان

حالتِ قوم کردہ پیشِ نظر　　بندوا ساختہ زکیسۂ زر
باد رحمت خجستہ یاران را　　کہ نوازند بینوایان را
بر تونگر رضائے داور باد　　کہ کند خاطرِ حزین را شاد
بہر شکرانہ نیستی محتاج　　ساز بر دردِ دردمند علاج
قوم را باش داور و دلدار　　از زر و سیم و درہم و دینار
خدمتِ قوم ساز در شب و روز　　کز سیادت شوی خوش و فیروز
مستحق را وظیفہ دہ مہ و سال　　علم خواند مُرَفَّہ الاحوال
بہر حق قوم را کنی یاری　　یاری تو ہمیکند باری
اے تونگر بشکر نعمتِ حق　　بہر مسکین دہی طبق بہ سبق
گر دہی در رہِ خدا دینار　　دہ بدنیا دہد ترا دادار
در باخلاص میکنی ایثار　　حق بہ عقبیٰ دہد فزون ز ہزار
دہ بشکرانۂ تنومندی　　ہرچہ داری ز جنسی و نقدی
خانۂ دینِ خویش کن آباد　　کن بہ تعلیم ہر یکے را شاد
ساز امداد درسخانۂ دین　　ساز درسِ علوم خوب و متین
تا جہالت ز قوم دور شود　　ظلمت و جہل علم و نور شود
قوتِ قوم باشد از تعلیم　　عاقل این قول را کند تسلیم
باش ہمدرد و قوم شام و سحر　　تا کند قوم کسب و علم و ہنر
صدر و قدر و بسالت از علم است　　آدمی را جلالت از علم است
حالت قوم میکنم اظہار　　لیک خواہم معافی از اخبار

راستان گفتہ این سخن بشعور
در کتب دین و اہل دین در گور

بر زبان دعوے مسلمانی　　شرک و فسق و فجور پنہانی
با برادر کند برادر جنگ　　دوست با دوست گشتہ بدآہنگ

دیدہ حق را بچشم عقل وخرد   از حسد لیک مے نماید رد
نہ حمیت نہ غیرت اسلام   نہ محبت نہ از اخوت نام
میکند دشمنی بکلمہ حق   در عناد و فساد بردہ سبق
کردہ سینہ خزینہ کینہ   شیوۂ خاص و عام جز این نہ
سبحہ در دست و بر میان زنار   در عمل کفر و بہر دین اقرار
صرف زر مے کند باہل نشاط   گاہ در شالمار و باغ نشاط
از بطالت گہی بود در ڈل   در ضلالت بسیر مانسبل
گاہ از افترا و بہتان ہا   نور حق را ہمیکند اخفا
گاہ در محکمہ بکاسۂ چائے   نیست شرم رسول وترس خدائے
چون نماید ادا شہادت زور   مستحق را ز حق کند مہجور
دیدہ دانستہ ترک حق سازد   سوئے ترتیب کذب پردازد
گہ مخالف بعالمان گردد   سرو سالار جاہلان گردد
وعظ دین را ہمیشود دشمن   دشمنی مے کند بسر و علن
نیست این شیوہ مسلمانی   این بود کفر و جہل و نادانی
باش مسلم بباطن وظاہر   حق ترا ہست حاضر و ناظر
انما المومنون اخوہ خوان   دار در دل محبت اخوان
مسلمان را ہمیشہ یاور باش   دایما در رضائے داور باش
شو ممد برادران دائم   دار احکام دین حق قائم
باش از بہر این سکول رفیق   ہم بمتعلمان انیس و شفیق
اے خدا قوم را ہدایت کن   ہمہ را نور حق ہدایت کن

منتظم بر مدارس اسلام
زاہتمامش مہام را انجام

نیز ہمدرد قوم یاور باش   روز و شب صرف کردہ در سر قوم

آفتاب سپہر فضل و ہنر — کشمیر از نور علم او انور
مسلمین را ازو حمایت ہا — مومنین را ازو عنایت ہا
واعظ و مولوی ز حق آگاہ — حافظ وحی حق عتیق اللہ
زوست تہذیب قوم در مہ و سال — مرحبا بر جلال و فضل و کمال

ناظم از علم سیّد عامل
ہست در امر شرع و دین کامل

میر احمد سعید نام وے است — در سعادت ہمہ ہمام وے است
یافت شاخ مدارس اسلام — ز انتظام سعید حسن نظام
باد اعیان انجمن یارب — در زمانہ بفرو جاہ و طرب
انجم اقبال شان باوج کمال — باد رخشان ہمیشہ در مہ و سال
واعے سے ربا سلام الدین — بدعا شاد در شہور و سنین

یہ وہ اشعار ہیں جو شاخ مدرسہ فتحکدل کے چھوٹے لڑکوں کی پارٹی نے اچھی آواز و لہجہ سے جلسے کے دونو دنون میں اپنے مقررہ وقت پر پڑھی اور سامعین بہت محظوظ ہوئے

اسلام کی جلالت آتی ہے یاد بارا — ہمدردی و اخوت غمخواری و مدارا
اسلام کی فتوت اسلام کی مروت — جب مجھکو یاد آتی جاتا ہے ہوش سارا
خلفائے راشدین کی ہمدردی و محبت — غمخواری رعایا دلداری برایا
از گوشہ اسے بیرون کر چشم ہوش بینا — وچھ صنعت الٰہی ہر سو زیر و بالا
عالم سمت چھ آمت صحن سکول ژامت — در فکر قوم ٹڑمت کیا آسِ سون چارا
تر باؤ اچھ نندر زاؤ مفضل خدا مہ مشراؤ — از اہل علم تقویٰ وچھ صورت دلارا

سوی جلوہ گر زہر یک سوی سخن بلا شک ۔۔۔ سوی چھوی دوان ناد الاران پیر و برنا
سوی اول سوی آخر سوی ظاہر و سوی باطن ۔۔۔ در خاص و عام ہر جا ٹہندوی چھو حکم پیدا
سوی مدرسہ بناوان سوی علم ہیچہناوان ۔۔۔ سوی اوشناو آدم سوی صانع و توانا
یُت نصر تک سکولہ امداد کرزہ اللہ ۔۔۔ قرآن پرن لگت کیت دگتھ روپے پیسا
بیت مدرسس مدد کر بہر رضائے داور ۔۔۔ اولاد ہیچہ ناو لوک تعلیم دین و دنیا
اسلامکس سکولس کرسہ مدد ہمیشہ ۔۔۔ کرٹھ چندہ نشہ یہ چھونی پیسہ روپئے نہ چھیلا
اخلاص نیت دگتھ اک پیسہ بہر مولے ۔۔۔ چھوی ساسہ گن یعقبیٰ دہ گن دنیہ بہ دنیا
سوداگرو بیو سے جنات مل ہیو سے ۔۔۔ پیسہ روپے دیو سے ونہ کس چھو سرگ سودا
آلو دوان پانے لوکن اناے پاتے ۔۔۔ آمُت عیان پانے در امت جلسہ گویا
ڈینس کرک ژہ یاری یاری گہی ژہ یاری ۔۔۔ برہ ناو یک لگت از جنت لیک ژہ فردا
واعظ رسول مقبول کر تم بنائے اسکول ۔۔۔ تعلیم دین کرن عام در خاص و عام ہر جا
اخلاصکس کلس فہل ورامت مدرتہ شرین ۔۔۔ اسلامکن شرن کت ویدون سپدیہ جلوا
از شوق میر واعظ لبس دبنک آد حافظ ۔۔۔ چھس ناد احمد اللہ مولائے پیر و برنا
آمت سمت چھ ساری ڈینس گران یاری ۔۔۔ از کیسہ پیسہ کڈ سے کرسے سخا خدارا

نخوی سلام الدین آو ہمدرد درمیان ژاد
غمخوار یا لو یا بیس در صبح و شام زیبا

ضمیمہ نمبر

تقریر مولوی احمد شاہ صاحب مدرس سٹیٹ برانچ سکول سکرٹری گرل سکول

جناب صدر انجمن و حاضرین جلسہ - السلام علیکم - مجھے جانتے ہیں - کہ میں کون ہون - میں وہی بلبل دیرینہ ہوں - میں کوئی عالمانہ تقریر اور فاضلانہ لکچر دینے کیلئے کھڑا نہیں ہوا - بلکہ اپنی کشمیری عوام الناس بھائیون کو یہ سنانے کیلئے کہ تعلیم کے فوائد کیا ہیں - اور آدمی کن مدارج پر تعلیم کے حاصل

کرتبیسے پہنچتا ہے - اور تعلیم ہی سے اسے دولت سرمدی بہم پہنچتی ہے - آج تک یہ بہت دیکھنے میں آیا کہ بہت اشخاص بڑے مالدار تھے - اور اپنے دولت کے پرندون کو زنجیرین کر کے رکھتے تھے - کہ اُڑ نہ جائیں - باوجود آن تھوڑا ہی عرصہ گذرنے کے بعد وہ پرند اُن سے اُڑ گئے - اور وہ مفلس ہو گئے - زمانہ دولت میں کیسے ارجمند اور باوقار لوگون کے نظرمیں دکھائی دیتے تھے - اور حالت افلاس میں کیسی مفلوک اور ذلیل و خوار - اگر وہ اشخاص متحلی بحلیہ علم و ہنر ہوتے کبھی ذلیل و خوار بنظر نہ آتے - آپ یہ بھی دیکھتے ہیں - کہ آج کل اعلےٰ اعلےٰ مراتب پر مثلاً - وکلا - جج - عدالتی - پٹواری - قانونگو - ڈاکٹر - حکیم - افسر پولیس تحصیلدار - وزیر وزارت - گورنر - منشی - متصدی - مفتی - قاضی - واعظ مالدار کون لوگ ہیں - غالباً تمام یک زبان ہو کر یہی جواب دینگے - کہ لکھے پڑھے لوگ جب کہ آپ یہ خود کہتے ہیں پھر کیون اپنے اولاد عزیز کو تعلیم نہیں دلاتے - افسوس ہے کہ کشمیر میں ۹۵ فیصدی مسلمان ہیں - اور مدارس کشمیر میں فی صدی دو بھی مسلمان طالب علم نہیں - علم حاصل کرنا مسلمانون کا حق ہے - اس سے پہلے زمانہ کے تصانیف سے وہی مشاہدہ میں آتا ہی کہ کشمیری مسلمانون میں بڑے بڑے فاضل اور اعلےٰ تعلیم کے علما ہر کوچہ و بازار میں تھے - حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت رب العالمین سے یہ ارشاد ہوا ہے کہ - ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ - حکمت کے معنے دراصل نعت سچ بولنا - اور اچھا کام کرنے کا ہے - اور یہ دونون چیزین بغیر علم حاصل نہیں ہو سکتے ہیں - اور حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے - ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیر - خیر کثیر سے مراد علم و عمل ہے جب تک ہمارے قوم کے بچے تعلیم نہ پاوین - اور ہمارے معززین تعلیم تعلیم نہ پکارین - اسوقت تک ہماری قوم کا تیر مراد بہدف نہیں آئیگا - سہ

مرا تجربہ معلوم گشت آخر حال ؛ کہ قدر مرد بعلم ست و قدر علم بہ مال -

جواہر نفس ناطقہ انسانی علم ہی سے از رزایل متخلّی واز فضایل متحلّی ہوتا ہے۔ علم الہی میں یقینی دلیلوں اور روشن حجتوں سے ثابت ہوئے ہیں۔ کہ انسان کے پیدا کرنے کی غرض (جو خلاصہ امکان اور عین اعیان اور خاصہ جہان کا ہی) خلافت الہی ہے۔ چنانچہ معنی آیہ کریمہ انّی جاعل فی الارض خلیفہ۔ یہ تحقیق میں زمین پر خلیفہ پیدا کرونگا۔ اور مضمون ھوالذی جعلکم خلائف فی الارض۔ وہ خدا ایسا ہے۔ جس نے تم کو زمین پر خلیفہ کیا۔ یہی وہی خبر دیتے ہیں۔ علاوہ ازین کہ اس خاکی وجود کا کیا قدر و منزلت ہے۔ کہ آیہ کریمہ۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً جہولاً۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تحقیق ہمنے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے نزدیک ظاہر کیا۔ انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور اس سے ڈرے۔ پھر اٹھایا اسکو انسان نے تحقیق وہ اپنے اُپر بہت ظلم کرنے والا اور بڑا نادان تھا۔ امانت سے مراد سر خلافت ہے۔ اور یہ امانت کا بار اٹھانا انسان کا خاصہ ہے۔ اور اس بار عظیم کے اٹھانے کے لایق انسان ضعیف البنیان کے سوا اور کوئی نہیں۔ بار وجود خویش نتابد ولم ز ضعف ؛ لیکن ز بار عشق کشیدن ضعیف نیست ؛ اسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند رتبہ خلافت میں انسان کا مستحق ہونا اس لئے ہے۔ کہ وہ کمال کی جہت سے ہر طرح کی صفت کے قابل اس طور سے ہے۔ کہ خدا کے ہر ایک قسم کے وصف کا جو اس عالم کے بند و بست کا مدار ہے۔ مظہر ہوسکتا ہے۔ اور عالم صورت و معنے کا انتظام کرسکتا ہے۔ کیونکہ فرشتونکو اگرچہ قوت روحانی اور اس کے لوازم جیسے امور علمی اور توابع اس کے لذات عقلی سے بسبب پیدائش حاصل ہیں۔ پر آلات جسمانی اور اسباب بدنی سے جو بدار تحمل خلافت کے ہیں بالکل بے نصیب ہوں۔ اور اجسام فلکی کے

اگرچہ قواعد حکمت کے رو سے نفوس ناطقہ ہیں - لیکن ان کے کمالات فطری
اور اُن کے ابدال کیفیت وطبیعت مختلفہ سے خالی ہیں - اور ایک ہی مقام
اور ایک ہی مرتبہ کے سوا دوسرے مقام اور مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اور
اور نقص وکمال کے صفت سے بھی عاری ہیں - اور احوال اُن کے ایک
ہی طور کے سوا نہیں - اور عالم علوی وسفلی کی سب حقیقتوں کا احاطہ بھی
نہیں کر سکتے - بخلاف پیدایش انسانی کے کیونکہ وہ جمیع اطوار پر قادر اور ہر مقام
کا سایر ہے - پہلے ابتدائے وجود میں وہ مرتبہ جمادی سے مرتبہ نما کو اور تمام سے
مرتبہ حیوانی کو پھر وہاں سے درجۂ انسانی میں پہنچا - پھر جب لباس اعتدال
افواجی اور حلیہ تعدیل قوای جسمانی اور نفسانی سے آرایش پاوے - کہ
بدن اور روح کی جہت سے اجرام فلکی کے ساتھ مشابہت پیدا کرے -
کیونکہ دو صندوق کے درمیان آنا اُن سے چھوٹ جانے کے برابر ہے
جو اس تصفیہ روحانی کے مانند نفوس فلکی کے آئینہ دل میں صورت حال
و ماضی و استقبال کی مشاہدہ کرے - یہ مرتبہ یا اس لئے ہے کہ وہ عالم
مثال سے جو اساطین حکما کے نزدیک حکمت یونانی و عیانی سے ثابت ہے
آگاہ ہو جاتا ہے - یا اس واسطے ہے کہ پرتو صورت ورشتہ کا نفس ناطقی
کے شمع روشن سے اس کے چراغ خیال میں آتا ہے - پھر تمثیل اس کی
بطور صورت جسمانی کے جیسے آئینہ کے درمیان عکس نظر آتا ہے - چنانچہ
بعضے حکیموں کی رائے اسطرف گئی ہے - مشاہدہ کرتا ہے - اور جب اس
مرتبے سے ترقی کر کے نفی ماسوی اللہ کا یقین حاصل کرے - اور ہمت
کے پائیوں سے معراج تقدس پر جاوے - اور شاہد حقیقی کے جمال کو مشاہدہ
کرے - تب مقرب فرشتوں کے روئے بلکہ برتر نگہبانوں کے صف میں
داخل ہووے - ساتھہ اسکے مقصود ایک مقام پر نہ رہے - بلکہ جہاں
چاہے - وہاں بار اُتارے -

لقد صار قلبی قابلاً کل صورۃٍ ۔۔۔ فمرعی لغزلانٍ و دیرٌ الرہبانِ
ادین بدینِ الحب انی توجہت ۔۔۔ رکائبہ ازسلت دینی و ایمانی

ہوا ہے دل میرا قابل ہر ایک صورت کے ۔۔۔ نہیں ہے فرق یہان دیر اور حرم کے بیچ
قبول مین نے کیا جب سے عشق کا مذہب ۔۔۔ خدائی مین نے یہان دیکھی ہے صنم کے بیچ

صاحبان ان مراتب پر پہنچنا ہرگز بغیر حصول علم ممکن نہیں - قبل از چند سال اکثر ہمارے بھائی صاحبان کہتے تھے - کہ ہمارے اولاد بھی تعلیم حاصل کرتے مگر کوئی مدرسہ نہیں ہے - جہان کہ وہ بلے غل وغش اور رکاوٹون کے بغیر استفادہ کریں - الحمد للہ رب العلمین حضرت بانی مدرسہ نے ان کو خدا غریق رحمت کرے - چندے اُن کے ہونے کے بعد یہ مدرسہ قائم فرمایا - اور یہان بغیر ابن و آن مسلمانون کی کیا بات ہے - بلکہ ہر قوم کیلئے بلاکسی رکاوٹ تعلیم حاصل کرسکتے ہیں - ایسی نعمت غیر مترقبہ میسر ہوکر حصول تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں - اگرچہ میں کہکر تھک گیا ہون - اور کسی میں کوئی اثر نہیں دیکھتا ہون - تاہم اپنے طرف ابلاغ سے باز نہ ہون - میں امید کرتا ہون - کہ یہان کے مسلمان غفلت کے نیند سے بیدار ہوکر حصول تعلیم کیطرف اپنے اولاد کو مصروف کرینگے - بار خدایا ان کو اپنے فضل و کرم سے توفیق عطا کر ؞

آمین آمین آمین

ضمیمہ نمبر

تقریر محمد ایوب طالب علم فورتھ ہائی کلاس اسلامیہ ہائی سکول

مسلمان کی کیونکر ترقی ہو سکتی ہے

معزز سامعین و حاضرین جلسہ

لکھون کیا حال دل اپنا کلیجہ منہ کو آتا ہے

خاکسار کا مضمون اس عنوان پر ہے - کہ وہ کونسا وسیلہ ہو سکتا ہے - جس سے
کہ مسلمان ترقی پا سکتے ہیں - گو خاکسار نہ کوئی لکچرار اور نہ اتنا تعلیم یافتہ شخص
ہے - بلکہ ایک معمولی طالب العلم ہے - اس لئے عاجزانہ التماس ہے - کہ اگر
کسی قسم کی غلطی خاکسار کے مضمون میں ہو - تو درست فرما کر ممنون فرماویں
مگر پہلے اس کے کہ میں اپنے مضمون کو شروع کروں - میں یہ مناسب اور
واجب سمجھتا ہوں - کہ میں پہلے اس پاک پروردگار کا شکریہ ادا کروں جس
نے کہ تمام مخلوقات کو ایک لفظ کن کہنے سے فیکون میں لایا ہے - اور ایک
مشت خاک سے پیدا کیا ہے - کیا مجال کہ اور کوئی کاریگر اس کے بنانے کا
دعوے کرے اور نہ کر سکتا ہے اور نہ کریگا - کیونکہ

بنا سکتا نہیں ایک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز * تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آسان ہے

بعد اس کے میں اپنے مضمون میں گو اسی لایزال کے نام سے شروع کرتا ہوں
صاحبو آپ جانتے ہیں - کہ اس ترقی کے تین بڑے معیار ہیں - وہ یہ ہیں -
جن کی بو تک بھی مسلمانوں میں نہیں ہے - پہلی بات یہ ہے کہ اتفاق جسکا
مادہ اتنا بھی ان میں نہیں کہ آپس میں مل جل کے رہ سکیں - جب مادہ ہی نہ ہو
تو ترقی کیونکر ہوگی - سو یہ بات ہم پر لازم ہے - کہ آپس میں اتفاق قایم
کریں - کیونکہ اتفاق کا ہونا ہر گروہ کیلئے ضروری ہے - خواہ عیسائی ہو ہندو
ہو یا مسلمان ہو - مگر یہ یاد رکھنے کی بات ہے - اور غور کرنے کی جگہ ہے -
کہ تمام دنیا اتفاق ہی کا جلوہ ہے - یعنی کیا معنی - زمین پر کوہ صحرا - سمندر
حیوانات بناتات ملکر دنیا بنتی ہے - اور آپ یہ بھی دیکھتے ہیں - کہ جتنے
عنصر ہیں اگر ان میں اتفاق کا مادہ نہ ہو تو سب تتر بتر ہو جاویں - اور دنیا
ہی کہیں نہ رہے - یہ سلسلہ تو آپ کی آنکھوں کے سامنے جاری ہے - کہ
جس طرف دیکھیں آبادی ہو یا ویرانی ہو بازار ہو یا گلزار ہو - سب میں اتفاق
ہی کا جلوہ ہے - جس جگہ مالی نے ایک یا دو پھول چن کر لگا کے - تو وہ چمن

بن گیا - اگر یہ اتفاق نہیں تو اور کیا بات ہے - غرض کل قدرتی سامان ہم کو
بتلا رہے ہیں - کہ اتفاق بڑے چیز ہے - کیونکہ جن لوگون نے باہم اتفاق
کیے انہون نے بڑے بڑے فایدے اُٹھائے ہیں - اتفاق کرنے سے مشکل
سے مشکل کام حل ہو جاتے ہیں - کیونکہ تاریخ بھی اس بات کی گواہ ہے -
کہ جن گروہون نے اتفاق کیا - انہون نے ایک جماعت قایم کی - تو کیا ہم
ایک اسکول کو اتفاق سے قایم نہیں رکھ سکتے - کیونکہ وہ کونسا عقدہ ہے -
جو وا ہو نہیں سکتا - مصرع ؎ ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا ؛ ہماری
ہمت صرف اس میں بھی ہے - کہ انجمن کو زر سے امداد دین - کیونکہ بقول شخصی -
پھولون کی ارزو ہے تو پانی چمن کو دے * خواہش بہشت کی ہے تو زر انجمن کو دے
صاحبو دوسری بات اس ترقی کی یہ ہے - کہ ہمدردی کا نام تک بھی مسلمانون
میں نہیں ہے - اگر ہوتا تو پھر کیا نصرۃ الاسلام سے ہمدردی نہ دکھاتے بھائیو
آپ دیکھتے ہیں - کہ جب بچہ بیمار ہوتا ہے - تو اس کی مان کیسی بے چین ہو جاتی
ہے - اور کسی کام کی طرف رغبت نہیں رکھتی - اور جب ہم دیکھتے ہیں - کہ
فلانی شخص کو خواہ وہ کسی مذہب کا کیون نہ ہو - مصیبت نے آستانا کیا ہے -
تو ہمارا دل بھر آتا ہے - کہ کسی طرح سے اس کی ہمدردی کرین - اور اس کی
مصیبت کو اُٹھاوین - تو اگر آپ صاحبون میں ہمدردی ہے - تو کیون
نصرۃ الاسلام کو زر کی ضرورت رکھتے ہو - اس کی خاطر چندہ بڑھاو اور اسکو
مدد دو - کیونکہ - پھولون کی آرزو ہے پانی چمن کو دے * خواہش بہشت
کی ہے - زر انجمن کو دے * تیسرا معیار اس ترقی کا یہ ہے - کہ ہمت اور
استقلال اس کو کیا میں بیان کرون - اور کیا ہے - میرا لبساط اس کی تو تاریخ
بھی شاہد ہے - کہ ایک آدمی کی کوشش سے ملک کے ملک سرسبز شاداب
ہوئین - جیسا کہ کیمبرج یونیورسٹی کی بنیاد ایک پادری نے ڈالی تھی - اور
پہلے ایک چھوٹا سا مدرسہ قایم کیا تھا - اور کسی قدر اپنی جائداد وقف کی اور

رفتہ رفتہ اتنی ترقی ہوئی - کہ برطانیہ کلان میں علم کی روشنی پھیل گئی اور گلے گلے میں مدرسہ کھلا گیا - بیسوین کالج بن گئے - ہزارون روپیہ کی تنخواہ کے مدرّس اور پروفیسر تعلیم دینے لگے - اگر وہ پادری یہ خیال کرتا - کہ میں کچھ نہیں کرسکتا تو وہ کیا کرسکتا تھا - مگر اسکی ہمت نے پرائمری اسکول کو کالج بنادیا - ذرا آپ ہمت کرکے اس ہائی سکول کو قائم رکھیں - یہ دل میں ہرگز خیال نہ کرو - کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا - جو جس کی طاقت ہو - وہ صرف کرو - کیونکہ - خواہش بہشت کی ہے تو زر انجمن کو دے ؛ اس طرح پر جناب سر سید احمد خانصاحب نے علیگڈھ کالج کی بنیاد ڈالی - اور اُس کو جاری فرمایا - تو پہلے جلسے میں یون فرمایا - کہ کالج کی تکمیل کیلئے دو لاکھ کا سرمایہ درکار ہوگا - تو عین جلسہ میں ایک صاحب بولے کہ ہتھیلی سلوا لیجئے - اگر کوئی بزدل ہوتا - تو اُس کی کمر ٹوٹ جاتی - مگر یہ خان ہی کا کلیجہ تھا - کہ داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا - انشاءاللہ - چنانچہ چشم بد دور وہ کالج بنا چکے - حال اور ایوان کو دیکھکر جہان دیدہ سیاح صورت دیوار ششدرہ رہ جاتے ہیں - اور سرمایہ بھی اس سے دگنا ہے - تو بھائیو اگر ہم سے کچھ نہیں ہوسکتا - تو کم از کم کشمیر کے مسلمانون کو تو فایدہ پہنچاوین - بعد اس کے میں مضمون کو ختم کرتا ہون - اور دعا کرتا ہون - کہ اے خدا ہماری اس انجمن کو اور اس سکول کو ایسا سرسبز کر جسطرح کہ ایک باغ پھل اور پھولون سے سرسبز ہوتا ہے - اور اس کو اور اس کے ممبران کو ہمیشہ ترقی پہ رکھ - پس آخری عرض یہ ہے - کہ ؎ پھولون کی آرزو ہے تو پانی چمن کو دے ؛ خواہش بہشت کی ہے تو زر انجمن کو دے ؛

ضمیمہ نمبر

نظم مولوی غلام حسن صاحب وکیل المتخلص بہ حسن

تا بکے در غم این قوم پریشان باشیم ... تا بکے نالہ زبان شاکی وگریان باشیم
تا بکے شعلۂ آہ از دل پر درد کشیم ... تا بکے سوختہ جان سینہ بریان باشیم
تا بکے نوحہ و ماتم ز غم اظہار کنیم ... تا بکے چون گل پژمردہ و پژمان باشیم
تا بکے حالت بے وردی خود شہرہ کنیم ... تا بکے وقت سخا سر بگریبان باشیم

مدعا دست دعا سوی خدا برداریم
خواستگار مددش از دل و از جان باشیم

بنظر ہمت سر سیّد مرحوم آریم ... بر سر قوم چنان والہ و قربان باشیم
قوم گر غرق بدریای جہالت شدہ است ... مردی آنست کہ تا جیس ز طوفان باشیم
بہ زر و ہم بقلم ہم بہ زبان ہم بہ قدم ... محسن جان خود و محسن اخوان باشیم
وقت از دست تو رفتست نہ دست از قوت ... زر و دینار بکار است زر افشان باشیم
چندہ تا چند بود ورد زبان زیب بیان ... تا بکے دست نگر جانب غیران باشیم
مدد خویش بخود ساختن آسان از غیر ... بجز و خار کرم بہر عزیزان باشیم
گل تعلیم شود سبز ز آب احسان ... نخل بند و چمن آرای گلستان باشیم
اے محبان وطن حوصلہ درکار است ... تا بکے شاکی این گنبد گردان باشیم

بہتر آنست حسن کز سر ہمدردی قوم
سر خود کردہ فدا در رہ یاران باشیم

یاد آن وقت کہ بد جہل مرکب کشمیر ... نام تعلیم بدہ نام گرانجان بر سر
میر و حافظ ز ہمدردی غمخواری قوم ... در رعایت بہ کہ ومہ شدہ چوپان بر سر
کرد تعمیر عمارات علوم و تعلیم ... جہد بنمود و مدد کرد فراوان بر سر
دشمنان بس کہ مزاحم بخیالش گشتند ... حسن نیاتِ عمل کردہ نمایان بر سر

مرگ بیوفت ہے وار ظلمت و بیجوری کرد ہست نعم البدلش مہر درختان بر سر
باد تا دیر سلامت بکرامت یارب
فضل حق باد باد بار و نگہبان بر سر۔

تقریر عالیجناب دیوان بدری ناتھ صاحب پرائیویٹ سکرٹری سری مہاراجہ صاحب بہادر ہاتقاہم و دام اقبالہم

اے ہمدردان قوم اے بھائیصاحبان آپ کے جلسہ کو دیکھکر میرے سینے میں اتنی خوشی لبالب بہری ہوئی ہے۔ کہ جس کے بیان کیواسطے ارسطو اور فلاطون کی زبان قاصر ہے۔ میں دیکھتا ہون اس ریاست کے لوگ واویلا شور کرتے ہیں۔ کہ ہم پیچھے رہگئے ہیں۔ نہیں نہیں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس ریاست کے لوگ تین حصہ مسلمان ایک حصہ ہندو اور مسلمان بھی ترقی دکھلا رہے ہیں۔ بلکہ ایک روز ایسا ہوگا۔ کہ اس مکان کے تین رکن بنکر دکھلائینگے۔ نیز صاحبان پہلے مجھے ضرور تھا۔ کہ میں اس جگہ پر کھڑا ہوں۔ جس کے میں قابل نہتھا۔ صاحبان میر واعظ صاحب نے مجھکو ایسی عزت بخشی ہے۔ جس کے میں لایق نہ تھا۔ کیونکہ سب اہلکارون اور حکامون سے درجہ میں چھوٹا ہون۔ اگرچہ میں نے انکار کرنا چاہا۔ مگر مروت ہمدردی سے بعید تھا۔ صاحبان۔ میں اس واسطے حاضر ہوا ہون۔ کہ اپنے بھائیون کی خدمت کرون۔ اور جو خواجہ صاحب ککروتے میرے نسبت اور میرے بزرگان خاندان کے نسبت اردو میں لکچر دئے اور میری تعریف کی۔ میں اس کے قابل نہیں جسکا کہ فخر مجھکو اور میرے خاندان کو ہمیشہ کیلئے ہے۔ لیکن مجھکو آج شرم آتی ہے۔ کہ ہندو صاحبان آج یہان پر حاضر نہیں۔ اس کی وجہ صرف جہالت ہے۔ بلکہ جمون میں بھی ایسا گذرا تھا۔ اُن کو مجھے سمجھانے کا

موقعہ ملا - پھر ہندو صاحبان آنے لگے - جب تک بڑا بھائی مدد نہ کرے -
وہ کیا کر سکتے ہیں - صاحبان - میری یہ عرض ہے - جیسا کہ سب صاحبان
نے وعظ و نصیحت کی - میرا اُن کے ساتھ اتفاق ہے - اس سے بڑھکر
میں کیا کہہ سکتا ہون - اب اس کا خلاصہ یہ ہے - جب یہان سے آپ
سب صاحبان گھرون میں جاوین - یہ سوچین کہ ہمکو قوم کیلیے کیا کرنا چاہیے
اگر مرنا ہے قوم کیواسطے اگر زندہ رہنا ہے قوم کیواسطے نوکری کرنی ہے
تو قوم کیواسطے پڑھنا ہے تو قوم کیواسطے - مختصر تن و من و دھن سے قوم
کی مدد کرین - اگر یہ خیال کرین کہ تن و من و دھن سے مدد کی ہے تو قوم کا بیڑا
پار ہے - اور یہ نہ کہیں - آپ یہ یاد نہ رکھیں - کہ اس سکول میں ہمارا کون
پڑھتا ہے - صاحبان کم از کم کسی کے بھائی یا بھائیون کے بیٹے یا کسی
اور رشتہ دار کے بیٹے پڑھتے ہیں - یہ مثل مشہور ہے کہ اگر اورون کے
واسطے آپ اچھا چاہتے ہیں - وہ تمہارے لیے - دنیا میں دیکھو - اگر
آپ میرے شادی غمی کیلیے آگئے - تو آپ کی شادی پر بسرو چشم آونگا - اسمیں
خود غرض نہ بننا چاہیے - صاحبان یہ کشمیر تو سب سے اونچی ہے - اور کام
میں نیچے اب قوم بیدار ہو کر کام کرے - تا کہ آپ بھی اور شہر کے لوگون سے
اپنے آپ کو اونچا کرو - صاحبان ہم کیا کر سکتے ہیں ایک حصہ - اور آپ
تین حصہ ہیں - جبتک آپ کچھ نہ کرین - ایک حصہ کیا کر سکتا ہے - ہماری
تنزلی اور ہماری بہترین آپکے ہاتھ میں ہے - ہمارے مہاراجہ صاحب
کا وہ نوکر نمک حرام ہوگا - جو اسکے حکم کی پابندی نہ کریگا - اے مسلمان
بھائیو آپ یہ نہ سوچو ہم حضور سرکار والامدار سے دور ہیں - نہیں نہیں
مسلمان دایان ہاتھ - ہندو بایان ہاتھ - جبتک دایان ہاتھ کچھ نہ کرے
بایان ہاتھ کیا کر سکتا ہے - ہم آپ کے نسبت کیا کر سکتے ہیں جبتک
تم تن و من و دھن سے نمایان ترقی نہ کرو - اور جو دور سے آتے ہیں -

وہ آپ کے پاس بیٹھ کر دیکھتے ہیں - جیسا کہ لوگ اس زمانے میں ملک جاپان
کو دیکھتے جاتے ہیں - ایک روز ایسا ہوگا - آپکو بھی دیکھنے آئینگے - یہ خدمت
جو آج مجھکو سپرد ہوئی ہے - ایک ایسی خدمت کہ جسکا مجھے موقعہ نہیں ملا - میرے
والد آج اس کیلئے حاضر نہ ہوئے ہیں یہ نہیں کہتا - کہ تشریف فرما نہ ہوئے -
کیونکہ یہ انجمن ہے - یہان خدمت ہے - پہلے میں نے خیال کیا - یہ جو
جگھہ خالی ہے - مولوی رحیم بخش صاحب اے - سی - آئی - ہی اس پر
رونق افروز ہیں - لیکن انہون نے بڑے اصرار سے مجھے اس مسند پر بیٹھنے
کا فخر بخشا - اس مسند پر بیٹھنا سہل کام نہیں - یہ بہت بڑی عزت جو میری
لایق نہ تھی - جو مجھے بخشی گئی - جو ہمارے خاندان میں ہوگا - اس کے لیے
بڑا فخر ہے - جبتک میرے بدن میں خون کا ایک قطرہ بھی ہے - میں چاہتا
ہون - کہ قومی خدمت میں اسے بہا دون - یہ زبان کی نصیحت سے نہیں
بلکہ دل کی محبت سے - میں خداوند کریم کو حاضر و ناظر سمجھکر یہ کہتا ہون - نہ
دہوکہ سے بلکہ دو سال کی بات ہے - شالامار باغ میں چند صاحبان نے مجھے
ایک کام کیلیے مجبور کیا - ان کے اصرار پر بقول اُن کے میں نے چند گھنٹے ان کے
ضایع کردے - ہم دعوے سے کہتے ہیں - ہماری ترقی کر رہی ہے جبتک
قوم کی ترقی کر رہی ہے - جبتک قوم کی ترقی میں مشکل کام پیش نہ آئیں تب
تک وہ ترقی نہیں - ہمیشہ ان کامون میں مشکلات پیش آتے ہیں جبتک
کوئی مشکل پیش نہ آئے - تو سمجھیں کہ ہم پیچھے ہیں - آج بالکل اور پیچھے ہوجائینگے
صاحبان آپکو میں سنارہا ہون - خواہ آپ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں
ابھی یہ چند طلبا جنہون نے اپنی مذہبی تعلیم سے موثر ہوکر نظم میں اسکا
فوٹو اُتارا - ترقی کا کافی ثبوت ہیں - ہم دعوے سے کہتے ہیں - کہ ترقی
کر رہے ہیں اس واسطے میں زیادہ نہیں کہہ سکتا ہون - کہ میں نے
جو کچھہ کے حال عرض کرنا تھا - انگریزی میں کرنا جس کی بلاشک میں نے

ڈگری حاصل کی ہے - بہر حال انگریزی وان بھی تو یہان بہت لوگ ہیں - اور سمجھتے
ہیں - مگر میں نے اُن کے واسطے کوئی تقریر نہیں کرنی ہے - میری تقریر ان
کے لئے ہے - جو نہیں سمجھتے خدا کرے کہ اس سکول کا ہر ایک مسلمان بچہ
عالم و فاضل بنے - میں بہت کچھ کہتا - مگر آپ کے نماز عصر کا وقت آپہونچا ہے -
بلحاظ وقت اب صرف اتنا کہنا ہے - میر واعظ صاحب نے جو کچھ کیا ہے وہ
قابل تعریف ہے - خدا کرے - اس ہائی سکول کی ایسی بنیاد پختہ ہو جو کسی
حادثہ سے نہ گرے - کیونکہ یہ مدرسہ اصل میں دینی ہے نہ دنیاوی میں بھی
نہایت خوش ہونگا - کہ اس سکول کو میں ایسا قائم اور مضبوط دیکھون -
جسکو کوئی ہوا نہ ہلا سکے - مذہب کی پابندی ایسی کریں - کہ قرآن شریف کو
پڑھیں - پڑھیں ہی نہیں - بلکہ اس پر عمل کریں - ہر ایک آدمی اس کے
اسرار کو سمجھیں - جبتک مذہب کے احکام کو نہ سمجھیں - تب تک آپ کیا
کیا - آج کل کے لوگ میں مذہب کی پروا نہیں کرتے اگر مذہب پر نہ چلو تو اس
سے کیا ہے مثلاً یہ کہتے ہیں - فلانی شخص نے انگریزی پڑھی ہے - لیکن
دین کا کام کوئی نہیں کیا - تو کیا کیا - اور دین کے ساتھ دنیاوی کام بھی
سیکھنے لازم ہیں - جبتک نہ سیکھو گے - روپیہ کما نہیں سکو گے جب روپیہ
بھی نہ کما سکے - تو دین کی مدد کسطرح کر سکتے ہو - میں سب سے پہلے میر واعظ
صاحب کو مبارکباد دیتا ہون - جنہون نے اس میں ایسی کوشش
کی - جو کہ نیکیے قابل تھی - میں عرض کرتا ہون - کہ میں بھی تن و من و دھن
سے آپکا مددگار ہون - آپ عملاً دیکھتے ہیں - میں نے کیا کیا کیا - جبتک
میرے بدن میں ایک قطرہ خون کا باقی ہے - تب تک آپکا شکریہ ادا
کرتا رہونگا - مجھے بڑا افسوس ہے - کہ ہندو بھائی کثرت سے اس جلسہ
میں شامل ہوئے - میرا یہ ارادہ ہے - کہ جو ہندو لوگ حاضر نہ تھے - اس
میں بہت افسوس ہے - میں کہتا ہون - اس مدرسہ کی غرض دینی تعلیم ہے

اور مذہبی تعلیم سے مراد اتفاق ہے - بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
کچھ کیا اتفاق سے کیا - آپ بھی اتفاق کرو - میں اس واسطے کہتا ہوں -
کہ یہ مدرسہ دینی ہے - کہ اور سکولوں میں دینی تعلیم نہیں - دوسری میں
چاہتا ہوں - کہ جو کوئی شخص کسی چیز کی خود بنیاد ڈالے - جیسا کہ بانی مرحوم
نے یہ مدرسہ خود بنایا - اب اس کو ضایع کرنا کتنی سی شرم کی بات ہے -
کون یہ چاہتا ہے - کہ خود اپنے لگائے ہوئے پودے کو اکھیڑ دے - اگر اسکو
خود کسیطرح کا ضعف پہنچے - اس میں آپکو شرم ہونی چاہیے -
تیسری یہ عرض کرتا ہوں - کہ آپ یہ کہتے ہونگے کہ یہ مدرسہ قایم و دایم کیسا
رہے - صاحبان - اسکا طریقہ یہ ہے - کہ اس میں اتنا روپیہ جمع ہونا چاہیے
کہ اگر ایک جلسہ نہیں کیے - جلسہ بھی نہوں - تو روپیہ کی کمی محسوس نہو
یعنے آپکے پاس سرمایہ نہیں جبتک سرمایہ نہوگا - ہماری محنت کیسی بڑھ
سکتی ہے - اگر ہم قوم کیلئے کچھ نہ کرین - تو اور کون کرے - دیکھو ہندوستان
میں سرسید نے مسلمانوں کے واسطے کیا کچھ کیا - اور کسطرح پیسہ پیسہ
جمع کرکے کالج کی بنیاد ڈالی اور آج اس کالج کیلیے کتنا سرمایہ جمع ہے
آپ بھی ایسا ہی کام کرو - اخیر میں عرض کرتا ہون - کہ میرے والد
معظم بوجہ علالت طبع حاضر نہو سکے - آپ معاف فرمادین -
لڑکون کی نظم سے میری طبیعت نہایت خوش ہوئی - اب
میں اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون - کہ اللہ تعالی آپ کو
مطالب میں کامیاب کرے - اور آپکا سکول پایدار رہے ۔

ضمیمہ ۱۱ نمبر

رپورٹ سالانہ ہیڈ ماسٹر صاحب اسلامیہ ہائی سکول

رباعی

پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے | اور قوم کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کوئی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد | کشمیر کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے (حالی)

صاحب صدر انجمن و حاضرین جلسہ

میرے واسطے یہ بات باعث افتخار ہے - کہ خاکسار ایسے صدر انجمن کے وقت میں رپورٹ پڑھنے کا موقع ملا ہے - جو دنیاوی وجاہت کے علاوہ قومی مجالس میں نہایت اعلےٰ پایہ رکھتے ہیں - اور جن کی سرگرمی ہمدردی اور اخوت ہندوستان بھر میں اور بالخصوص پنجاب میں اظہر من الشمس ہے - اور جن کا وجود باجود تمام سچے قومی دل رکھنے والون کیواسطے مایہ ناز ہے - امید واثق ہے - کہ اس صوبہ میں مسلمانان کشمیر کی تعلیمی پستی کا صحیح فوٹو جو مفصلہ ذیل واقعات اور اعداد سے ظاہر ہوگا - اس پر نظر غائر کرنے سے ہماری قوم کی پستی اُن کے سامنے عیان ہو جائیگی اور عالیجناب صاحب صدر ممدوح اپنی نصایح گرانمایہ سے مداوا کی تدبیر فرمائنگے

صاحبان! تعلیم اس صوبہ میں ہمارے فیاض اور عالی حوصلہ مہاراجگان کے اہنس و شفیق عہد حکومت میں گذشتہ چالیس سالوں سے ترقی کر رہی ہے - جو تعلیم جیسے خزانہ بے بہا کو اپنی ریاست کے امیر و غریب پر بلا امتیاز مذہب اور ذات نثار کر رہے ہیں - اس بات پر غور کرنے سے آپکو معلوم ہو جائیگا - کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر کس فراخدلی سے اپنے رعایا کے ہر کس و ناکس کی امداد فرما رہے ہیں - مگر جب آپ کو یہ بتایا جائے کہ اُن گذشتہ چالیس سالون میں مسلمانان کشمیر نے جن کی آبادی اس

صوبہ میں تقریباً ۹۵ فیصدی ہے - کس قدر فایدہ اُٹھایا ہے - تو بجز حسرت
و یاس اور سرد آہ بھرنے کے آپ کے پاس کچھ ہی نہیں - اعداد کو لیتے ہوئے
ہمکو معلوم ہوتا ہے - کہ اس بڑے عرصہ میں فقط سترہ طالب علم تمام ریاست
اور امدادی مدارس مع اسلامیہ ہائی سکول کے امتحان انٹرنس پاس کر چکے
ہیں - اور یہ امر کہ تاحال مسلمان طلبا کی تعداد سٹیٹ اور امدادی مدارس
میں قریباً کالعدم ہے - صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ایسے مدارس سے مسلمانان
کشمیر نے کس قدر فایدہ اُٹھایا ہے - جو مہاراجہ صاحب بہادر کی فیاضی سے
مسلمانان کشمیر کیواسطے بھی یکسان طور پر جاری کیئے گئے تھے - مسلمان طلبا
کی اس کمی کو محسوس کر کے یہان کے بعض مدبر اور ذی ہوش اصحاب
کے دل میں اسلامی مدرسہ کے افتتاح کا خیال پیدا ہوا - اور اس خیال
نے مولینا مولوی رسول شاہ صاحب میرواعظ کے دل میں جو فی زمانہ
لیاقت اور فراست میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے - عملی صورت اختیار کی -
اور انھون نے اس اسلامی درسگاہ کی بنیاد ڈالی - جو سنہ ۱۹۱۰ء میں ایک
پبلک ہائی سکول درجے تک پہنچ گیا - اگرچہ مسلمانان کشمیر کی تعلیم پستی اور
باہمی اختلاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی حالت قابل اطمینان ہے - مگر
مستقل اور قابل عملہ نہ رکھنے کی وجہ سے ابھی یہ اس حالت کو نہیں پہنچا -
جس کا کہ یہ اہل ہے - یہ امر فی الواقع حوصلہ افزا ہے - کہ تعداد طلبا میں
روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے - اور یہ اس بات کا بین ثبوت ہے - کہ
کشمیر کے بعض لوگون کے دلون میں تعلیم کا احساس پیدا ہو گیا ہے -
اور اس کے بانیون اور حامیون کی تعریف کوششین بار آور ہوئے
کو ہیں - مفصلہ اعداد سے ظاہر ہوگا - کہ مدرسہ کے ہر ایک حصہ میں
نمایان ترقی ہوئی ہے -

سنہ	پرائمری	سکنڈری	میزان
۱۹۱۱ء	۲۵۲	۵۲	۳۰۴
۱۹۱۲ء	۲۶۹	۶۴	۳۳۳

اس مدرسہ کے بانیان اور حامیان جیساکہ پچھلے سال ظاہر کیا گیا تھا - اس مدرسہ کے قیام میں ہی کوشان نہیں ہیں - بلکہ انہون نے اپنے جبلی ہمدردی اور ایثار سے شہر موزون محلات اور دیہات میں بھی شاخ مدارس کھولے ہیں - جو اس بات کا بین ثبوت ہے - کہ وہ اپنے جاہل برادران قوم کو زیور تعلیم سے مزین کرنیکے کسقدر خواہشمند ہیں - گذشتہ سال میں شاخ مدارس کی تعداد فقط چار تھی - اور اب صاحب پریزیڈنٹ و دیگر ممبران انجمن کی سچی جان نثاری اور ہمدردی کا یہ نتیجہ ہوا - کہ شاخ مدارس کی تعداد بارہ ہو گئی ہے اس تعداد میں ایک نایٹ سکول بھی شامل ہے - جو بیکس اور افلاس زدہ برادران قوم کی خاطر کھولا گیا ہے - جو بوجہ کشمیر مسلمہ افلاس کے دن کے وقت تعلیم کے فوائد سے متمتع نہیں ہو سکتے - اور یہ نہایت مبارک فال ہے - کہ یہ مزدوری پیشہ اور افلاس زدہ برادران قوم تعلیم کی قدر کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے - کہ نایٹ سکول امیراکدل ڈے سکول امیراکدل سے تعداد طلبا بہت زیادہ ہے - شاخ مدارس میں تعداد طلبا گذشتہ سال کی نسبت دُگنی ہو گئی ہے - اور یہ امر تسلی بخش ہے کہ طلبار کی تعداد تمام شاخون میں ترقی پر ہے - ہائی سکول اور شاخ مدارس کا تمام عملہ ان ٹرینڈ اور ان سارٹیفکیٹیڈ ہے - مگر انجمن خواہشمند ہے - کہ عملہ ٹرینڈ اور سند یافتہ ہو اور پنجاب سے قابل اور سند یافتہ اساتذہ حاصل کرنیمیں سخت کوشان ہے - مگر ہماری بدقسمتی سے پنجاب میں بھی مسلمان سند یافتہ اساتذہ کا قحط الرجال ہے - تو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ پنجاب سے ایسے اساتذہ کو یہان ملازمت کرنے پر آمادہ کرنا کس قدر مشکل کام ہے - انجمن چاہتی ہے کہ غیرت مند

اور باحمیت مسلمان اصحاب پنجاب سے اپنے ناخواندہ برادران قوم کی رہنمائی اور اصلاح کے واسطے یہان ملازمت اختیار کرین - اور ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق بنیں - مگر افسوس کہ پنجابی اصحاب یہان ملازمت اختیار کرنے کی طرف راغب نہیں ہیں - جس کا ثبوت یہ ہے - کہ انجمن قریباً چار ماہ سے ایک سٹیپر ٹرینڈ استاد پنجاب سے لینے کی کوشش کر رہی ہے - مگر تا حال اس مین کامیابی نہیں ہوئی - اگرچہ خدا کے فضل و کرم سے مدرسہ قایم ہو گیا ہے - اور قوم کا اعتماد بھی اس نے حاصل کر لیا ہے - مگر چونکہ گذشتہ سال بارہ ماہ میں سے ۹ ماہ تک کوئی تھرڈ ماسٹر مدرسہ مین نہ تھا - اور دوسرا کوئی لایق ٹرینڈ استاد مدرسہ مین موجود ہی نہ تھا - اس لیے نتیجہ تسلی بخش نہ رہا - اور امتحان انٹرنس مین کوئی طالب علم کامیاب نہ ہوا - مگر بقول انسپکٹر صاحب مدارس اب مدرسہ کی تعلیمی حالت جو پہلے بہت پست تھی اس نمایان ترقی ہو گئی ہے - اور ہم نے ایک ٹرینڈ اور لایق تھرڈ ماسٹر پنجاب سے منگوالیا ہے اور سیکنڈ ماسٹر اگرچہ ٹرینڈ نہیں ہے - مگر وہ پہلا کشمیری مسلمان ہے - جس نے کہ بی - اے تک تعلیم حاصل کی ہے - اُس نے یہ اہم قومی خدمت اپنے ذمہ لی ہے - اور ہمیں مایوسی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی - کہ وہ ہمارے توقعات کو پورا نہ کریگا - ہمیں پوری توقع ہے کہ اساتذہ اپنی جان نثار اور ہمہ گرم سعی سے اس مدرسہ کی عزّت کو قایم رکھنے میں پوری کوشش کرینگے سامان مدرسہ موجودہ ضروریات کے واسطے کافی ہے - چنانچہ حال ہی مین بنچون اور کرسیون وغیرہ مین اضافہ کیا گیا ہے - اور یہ امر باعث اطمینان ہے کہ انجمن ہمیشہ مدرسہ کی روز افزون ضروریات کو بہم پہنچانے کے واسطے تیار رہے - کتبخانہ مین کتابین اگرچہ بہت تھوڑی مگر سابقہ سال سے مفید کتابون کا اضافہ کیا گیا ہے - اور انشاء اللہ

اپیل

کیا یہ انجمن نصرۃ الاسلام سرینگر کی اپیل
پڑھکر بھی کشمیری خون جوش میں نہ آئیگا

تحسین بھی نہ کی شیریں نے اس کوہ کنی پر
پتھر پڑیں فرہاد ترے تیشہ زنی پر

حضرت مرحوم مولینا میر واعظ مولوی رسول شاہ صاحب بانی انجمن ندا نے اپنے قوم کا افلاس اور جہالت اور خود غرضی اور نے دفری وغیرہ امراض روحانی تشخیص کرکے خون اور پسینہ ایک کرکے ان امراض کا مداوا صرف تعلیم میں ہی منحصر دیکھا۔ کیونکہ آپکو خوض اور تدبر کے بعد قوم کے عروج و زوال کے بواعث اور پست ہمتی کے وجوہ اور ذلت و رسوائی کے علل بھی معلوم ہوئے کہ قوم آجکل کی روشنی سے بالکل بے بہرہ ہے۔ یہ بیان کرنیکی ضرورت نہیں کہ اس کہ اس تشخیص اور تنقید میں آپکو کن کن دقتوں کا سامنا ہوا۔ قوم نے محض اپنی لاعلمی کی وجہ سے انہیں وہی صلہ دیا جو بعیلم افراد قومی ہمیشہ مصلحان قوم اور لیڈروں کو دیتے آئے ہیں۔ مگر اپنے اولالعزمی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ کر وہ تمام مصیبتیں سہیں۔ جنکے کہ وہ آماجگاہ بنائے گئے۔ وہ ہمیشہ فرماتے رہے رَبِّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ — اور بات بھی یہی ہے۔ کہ آپکی تشخیص بالکل ٹھیک تھی۔ مفلسی اور جہالت کی دوا سوائے تعلیم اور کچھ نہیں ۔ سخن ہے طبیعت ہے مزاج ہے ❊ مریض عشق اگر صد بود علاج یکے ❊ پھر کیا تھا بسم اللہ مجریہا پڑھکر آپ نے اس کا بیڑہ اٹھایا۔ اور قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنیکے لئے بڑی جد و جہد شروع کی۔ قوم کے آگے قوم کیلئے دامن گدائی پھیلایا۔ اور اغنیائے قوم کو مواعیظ حسنہ سے اس کام میں ہاتھ بٹانیکے لئے مایل کیا۔ غربا اور متوسط الحال افراد قوم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سرکار

چه تابنده در انجمن مهر واعظ   چو در انجم آسمان مهر انور
دگر بلبل گلشن علم و دانش   نکو روی خوشخوی جنرل سکرٹر
چه کوشان و جوشان هر ایک ز افنسان   بهمدردی قوم اعیان کشور
ز تشریف عبدالرحیم نکوخواه   شده حال اسلامیان خوب و خوشتر
چو فرمود ترغیب تعلیم چنده   به این محفل دین ثواب فلک فر
ز تقریر آن میر مجلس مکرّم   بیک آن شده سی و شش صد برابر
چو زیبا مزین شده بزم جلسه   چو شد صدر مجلس همان دین پرور
دوبالا شده زینت جلسه یکدم   چو حسن بیان کرد پرائیویٹ سکرٹر
در آمد چه آن بدر اوج فتوت   بدست حمیّت بفر غضنفر
ز اخلاق اشفاق مقبل چه گویم   بجان و بمال است غمخوار و یاور
چه خوش بزم نظم خوانان جلسه   بشیرین زبانی بیان کرد لکچر
پئے شاعران لکچرار خجسته   بنوبت پیر گرام بوده مقرر
چه از نعت خوانی طفلان معصوم   پر از وجد و تاثیر دیوار و هم در
ز نصر من الله چو نصرت رسیده   ز صندوقها شور از سیم و از زر
زبس تابش زر جهان گشت روشن   که پوشید از شرم رخ مشعل خور
محمد حسین آن رئیس معظم   بجود و کرم هست در و بحر اشهر
زهی همت عالی خان ذیشان   که هر دل عزیز است از بخشش زر
سبق ور کرم برد بر حاتم طے   زب یاری بذل اموال گوهر
رضائے خدا باد بر بانی این   بفردوس جایش بقرب پیمبر
خمش اے سکندر ازین شعر خوانی   که نظمت فضول است پیش سخنور

ز لطف اراکین اسکول داری
امید وظیفه برائی برادر

ثبوت جناب رحیم بخش صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی قابل تقلید فیاضی ہے۔ جنہون نے مستقل طور پر پانچروپیہ ماہوار کے وظایف عطا فرمائے ہیں اور مزید بران اپنی عالی حوصلگی سے اور امداد بھی انجمن کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ساتھ ہی یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے مسلمہ افلاس کی وجہ سے بھی صرف ان کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہے اور اس صوبہ کے مسلمانون کو تعلیم کی طرف راغب کرنیکا بھی ایک مفید گر ہے۔ میں چاہتا ہون کہ اس مدرسہ کی ہستی اور استقامت کو عیان طور پر سب کے سامنے ظاہر کر دون۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مدرسہ کی ہستی ہمیشہ عمدہ نتایج پر منحصر ہوتی ہے۔ اور عمدہ نتایج ایسی پست قوم کی حالتمین بالخصوص ٹرینڈ اور قابل سٹاف پر منحصر ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ میر واعظ صاحب مرحوم کی مضطرب روح قرار پائے۔ اور بانیان اور حامیان کی کوششین بار آور ہون۔ تو آپ کو ان بیش قیمت نصایح کی قدر کرنی چاہئے۔ جو وقتاً فوقتاً انجمن کو صاحب رزیڈنٹ بہادر کشمیر اور وزیر صیغہ تعلیم نے دی ہیں اور سب سے بڑھکر ذاتی تجربے نے ہم کو سکھائی ہے۔ کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مدرسہ جس کے ساتھ قومی ترقی وابستہ ہے۔ اپنے بل پر کھڑا رہے۔ اور اہل کشمیر ترقی کے مدارج طے کر کے مہذب اور تعلیم یافتہ اقوام میں شمار ہون۔ تو ہر فرد قوم پر لازم ہے۔ کہ دل کو کھولکر انجمن کی امداد کرے۔ اور انجمن لایق اور ٹرینڈ اساتذہ کے بہم پہنچانے میں ہمہ تن ساعی رہے +

نظم مولوی سکندر شاہ صاحب امام قلمدان پورہ

بحمد اللہ از فضل دادار داور — مرتب چہ خوش جلسہ شد نکوتر
زمین از سجاوٹ شدہ رشک مینو — زمانہ ز خوشبوی جلسہ معطر
شد آراستہ شہر و بازار و برزن — ز دیبا و دیبہ ز اکسون و پر زر

جونہی کہ سرمایہ اجازت دیگا۔ رفتہ رفتہ اور کتابیں شامل کیجائینگے زمانہ حال کی تعلیم یافتہ اصحاب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ کسی شخص کی تعلیم کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ علم سائنس کا جاننے والا نہ ہو۔ اور اسی طرح کوئی مدرسہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس کے نصاب علم میں علم طبعیات داخل نہ ہو۔ اس وجہ سے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مدرسہ میں یہ نہایت مفید اور ضروری شاخ کھولی جانے کی سخت ضرورت ہے۔ اور اگر آپ جیسے فیاض اور عالی حوصلہ اس مفید کام کی تکمیل کے واسطے کمر ہمت باندھیں۔ تو ابتدائی اخراجات کے واسطے تین ہزار روپے کی فراہمی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اور طلبا کو عملی طور پر مذہبی اصول سکھلانے اور سمجھانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اور ایسی عمدہ تعلیم کا اثر بقول وزیر صیغہ تعلیم صاف طور پر عیاں ہے طلبا باقاعدہ کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اور کشتی چلانے اور تیرنے میں مشتاق ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال میں سالانہ ٹورنیمنٹ کے موقعہ پر اول اور دوم انعامات حاصل کئے۔ تعداد وظایف جو مدرسہ کے مختلف حصوں میں دیجاتی ہے۔ اسوقت ۲۸ ہے۔ جن میں سے پانچ وظایف دو دو روپیہ کے جناب بابو غلام حسن صاحب رئیس وزیر آباد نے عالیجناب خان بہادر الٰہی بخش خانصاحب کی قومی خدمت کے عملی اعتراف میں عطا فرمائے تھے۔ اور ایک وظیفہ عہ روپے کا باوا بلونت سنگھ انسپکٹر مدارس کا عطا کیا ہوا ہے۔ اور دو وظایف ایک ایک روپیہ کے ایک مخیر مسلمان کی عملی ہمدردی کا نمونہ ہیں۔ اور باقی ۱۹ وظایف انجمن ہوشیار اور غریب طلبا کو اپنی طرف سے دیتی ہے۔ یہ امر نہایت ہی حوصلہ افزا ہے۔ کہ پنجاب کے معزز اور تعلیم یافتہ اصحاب اپنے پست برادران قوم کی تعلیم میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اور خاص دلچسپی کا

دوربار میں فریاد کی۔ غیر ملکی مسلمان تعلیم یافتون کو اپنے زخم دل دکھلائے
اور ڈوبتی ہوئی قوم کے سہارا دینے کیلئے اپیل کی۔ خدا کے درگاہ میں
گڑگڑائے۔ مگر سوائے خدا اور اس کے غریب بندون کے آواز پر کسی نے کان
نہ دھرا۔ سابق رزیڈنٹ صاحب کشمیر کرنیل ینگ ہاسبنڈ بالقابہ نے آپکی حوصلہ
افزائی فرمائی۔ اور ریاست نے بھی آپکے سر پر ہاتھ دھرا۔ اور آپکے وفات کے
بعد آپکے جانشین آپکے نقش قدم پر چلے۔ سالہا سال گذر گئے۔ اور زمانہ نے
ہزار ہا کتاب عالم کے سیاہ وسفید ورق اُلٹے۔ مگر کولو کے بیل کے طرح قوم جہان
سے چلی تھی۔ ہنوز وہین ہے۔ اتنے آسمان زمین کے قلابے بلانے کے بعد
نتیجہ صرف یہ نکلا۔ کہ اسلامیہ ہائی سکول میں علاوہ ناظرہ خوانون کے سو دو سو
طلبا حافظ قرآن بنے۔ اور چند ایک علوم دینیات وعلم ادب عربی اور علوم
آلیہ منطق وغیرہ میں کامیاب ہوئے۔ مگر علوم مروجہ میں ایک تھوڑی ہی مسلمان
طلبا کی جماعت نے جو انگلیون پر شمار ہو سکتی ہے۔ ان دو چار سالون میں
جب سے کہ مدرسہ نے ہائی سکول کی صورت اختیار کی۔ امتحان انٹرنس اور
مڈل میں کامیابی حاصل کی۔ یہ سچ ہے۔ کہ اس سکول کے پہلے جبکہ ریاست
کے سکول اور مشن کے مدارس کھلے تھے۔ کشمیری مسلمان انٹرنس طلبا کا
وجود وعدم برابر تھا۔ اور اب کچھ نظر آنے لگا۔ مگر اتنی بڑی کثیر التعداد قوم میں
اتنی طلبا کی تعداد قابل شرم ہے۔ ناظرین حیران ہونگے جب وہ یہ سنینگے
کہ سٹیٹ سکولز اور مشن سکولز اور اسلامیہ سکولز۔ اور ہندو سکولز کے
بیسون سال کی کوشش ہشترہ مسلمان کشمیری طلبا کے علاوہ امتحان انٹرنس
میں پیدا نہ کر سکی۔ اور یہی تناسب تعداد ان کا صیغہ ہائے ملازمت میں ہے۔
حالانکہ اس ملک میں کشمیری مسلمانون کی آبادی پچانوے فیصدی ہے۔
شرم شرم
یہ دردناک واقعات کیون ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور یہاں سے جگر پر

کیون چھریان چلتی ہیں - صرف اس وجہ سے کہ قوم میں ہنوز احساس نہیں ہے۔ خداوند کریم جسطرح کہ اور اقوام پر مہربان ہے - ویسا ہی ہم پر ہے - اس نے وہ تمام وسایل اور قدرتی فیوض جو اور اقوام کیلئے مہیا کر رکھے ہیں - ہمارے لئے بھی ویسے ہی ہیں - ریاست بھی ہم پر ویسی ہی مہربان ہے - جیسکہ اوروں پر - لئے ریاست بالقابہ ہر ایک مذہب و ملت کے رعایا کو ایک آنکھ سے دیکھتی - مگر باینہمہ ہمارا کچھہ بنتا نظر نہیں آتا ؎ ہر چہ ہست از قامت ناساز نا اندام ماست ٭ ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست ٭ اب انصاف قوم کے ہاتھ میں ہے - کہ کارکنان انجمن کے چند جز و ضعیف شکستہ زرو مال و شکستہ پر و بال اتنی بڑی قوم کو کیونکر سنبھال سکتے ہیں مصرع تنوان بعالم زن تنہا گریستن - قوم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ صرف ایک ہائی سکول کے چلانے کیلئے کسقدر روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے - اور کیا کیا سامان بہم کرنا ہوتا ہے - بعضے افراد قوم محض بے علمی کی وجہ سے انصاف کو کند چھری سے ذبح کر کے مدد دینے سے گریز کرنیکے لئے آوازین کستے ہیں - کہ آئے دن کون چندہ دے - اور کچھہ کچھہ حرف گیری کر کے کوئی بہانہ تراش لیتے ہیں - بقول شخصے - حیلہ گر را بہانہ بسیار اند ٭ سکول کیلئے ابھی بہت سی ضرورتین درپیش ہیں - سائینس کی شاخ ہنوز روپیہ نہونیکی وجہ سے مفتوح نہیں ہوئی - اور آج کل کی تعلیم بغیر سائینس کے بالکل بیکار - اس بلند پروازی کا کیا ذکر معمولی اخراجات کیلئے بھی انجمن کے پاس کافی روپیہ نہیں - اور قوم کے بچے سوائے لالچ کے تعلیم کے طرف جھکتے بھی نہیں - لاکھہ ان کو ہلاو اور جلاو مگر ان خواب غفلت کے ماتون کو بالکل ہوش نہیں ؎ بھنور میں جہاز انکا آکر پڑا ہے ٭ اور کنارہ وہ ہے دور طوفان بپا ہے ٭ نہیں لیتے کروٹ مگر اہل کشمیر ٭ پڑے سوتے بیخبر اہل کشمیر - انجمن نے عرصہ سے یہ تجویز نکالی تھی - کہ بذریعہ قومی ارگن کشمیری میگزین کے قوم کے سامنے اُن کی ماہوار عطیہ کا جمع و خرچ پیش کیا جائے تا کہ وہ ہر ماہ دیکھ لیا کرین

کہ ہم کیا کچھ اپنے بچون کیلئے صدقہ و خیرات دیتے ہیں - اور اُن کی پرورش کیلئے کسقدر ضرورت ہے - مگر قوم ہے - کہ ہماری اس کارکردگی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی - بلکہ بعضے تو یہ شکایت کرتے ہیں - کہ انجمن نے مثل دیگر اشتہارہ بازون کے کشمیری کے ایک دو صفحے کالے کر کے ہمیں دنیا کی گپ شپ سننے سے محروم کیا - بالجملہ جو ممکن تدبیرین انجمن سے ہوسکیں - وہ اس نے کین - مگر سکول کی مالی حالت ہنوز تسلی بخش نہیں - ملک افلاس میں مبتلا ہے - اور قوم کے بچے بوجہ افلاس کے بالغ ہونے سے پہلے والدین کے بیمقدرت ہونیکی وجہ سے پیٹ پالنے کی فکر میں مبتلا ہوجاتے ہیں - بھلا جنکے والدین دو تین آنے سے زیادہ نہیں کماتے - وہ بچون کے تعلیم کی اخراجات کی کیونکر متحمل ہوسکیں - انجمن کے پاس بھی کوئی خزانہ قارون نہیں - کہ اُن کی کل اخراجات بھی اپنے ذمے لے - اور اُن کو تعلیم بھی دلوائے پھر بھی انجمن نے آج تک حتی الامکان ایسے غیر مستطیع طلبا کیلئے کتابیں مہیا کین - اور متعدد وظایف دئے اور دیتی ہے - مگر انجمن کی یہ کوشش اونٹ کے مونہہ میں زیرہ یا بمصداق مثل کشمیری - ہست بڈ کو گاسہ گڈ غیر یکتی ہے - میں بڑے شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہون - کہ بعضے ہمدردان قوم نے جنکا اس ملک کیساتھ کسی نہ کسی قسم کا تعلق ہے - انجمن کی دستگیری کی - اور چند وظایف طلبا کیلئے عطا فرمائے - چنانچہ اس وقت تک ان بزرگون نے حسب ذیل وقتاً فوقتاً وظایف مرحمت کئے - جناب بابو غلام حسن صاحب رئیس وزیرآباد دو وظیفہ پانچ پانچ روپیہ کے - منشی رحیم بخش صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ لاہور ایک وظیفہ پانچروپیہ کی - باوا بلونت سنگہ صاحب انسپکٹر مدارس کشمیر ایک وظیفہ دو روپیہ کی - مسٹر پانڈے جی صاحب سکرٹری صیغہ تعلیم ریاست ایک وظیفہ چار روپیہ کی - جن میں بعض وظایف ختم ہوچکے - اور بعضون کی میعاد قریب الاختتام ہے - باایں ہمہ سکول کی گاڑی چلانیکے لئے ابھی بہت سی

وظایف کی مانگ ہے۔ اور اسی مانگ نے ہمیں اسوقت اس اپیل پر آمادہ
کیا ہے۔ یعنے امسال امتحان مڈل میں منجملہ چودہ طلباء کے دس کامیاب ہوئے
اور کامیاب طلباء کے والدین اکثر غریب و مفلس اور غیر مستطیع ہیں۔ اور اسیطرح
فورتھ ہائی و ففتھ ہائی کلاس۔ کے چند طلبا کیلئے بھی وظایف کی ضرورت ہے انجمن
نے آج تک جتنے طلبا کو انٹرنس اور مڈل پاس کرایا۔ انکو وظایف اور کتب کی امداد
سے پاس کرایا ہے۔ اور طلباء موجودہ متذکرہ بالا بھی اسی قسم کے غیر مستطیع ہیں۔
اگر اُن کو وظایف نہ دئے جاویں۔ تو وہ کسی طرح اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔
یہ ایک دردناک نظارہ ہوگا۔ اگر قوم کے معاون انہیں آدھے راستے تک
پہنچا کر اور پھر وہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو سبکدوش کریں ۔ ؎ سود سفر بود گذر زندان
زہمرہان ٭ زنہار بار فیق موافق سفر مکن ٭۔ بالجملہ انجمن کو اُسوقت پچاس روپیہ
ماہوار کی سخت ضرورت ہے۔ یعنے دو دو روپیہ کے پچیس وظایف کی برادران
اہل خطہ سے انجمن گوناگون پیرایہ میں کچھہ نہ کچھہ امداد لیتی رہتی ہے۔ اور اجکل وہ
جامع مسجد کی چندہ میں مشغول ہیں۔ مگر ان بزرگان اہل خطہ پر (جو پنجاب اور دیگر
ممالک ہندوستان میں مقیم ہیں۔ اور خدا نے انہیں اس قابل بنایا ہے کہ وہ
اپنی درماندہ قوم کی دستگیری کرسکیں ۔اہل وطن کا حق ہے۔ اسلئے ان سے
ہماری التجا ہے۔ کہ مسلمان طلباء اہل خطہ کی عطاء وظایف سے دستگیری
کریں۔ دو دو روپیہ کا ایک وظیفہ عطا کرنا اور بالخصوص ایسے کام کیلئے کوئی
بڑی بات نہیں۔ پنجاب و ہندوستان میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسے اہل خطہ
بزرگ عالی ہمت بھی ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک ہی فراخ حوصلگی سے
کام لے۔ تو چھ سو روپیہ سال بھر کیلئے مرحمت کرسکتا ہے۔ ورنہ پچیس
بزرگ ایسے کھڑے ہو جائیں۔ جو دو روپیہ ماہوار یعنے چوبیس روپیہ سالانہ
ایک طالب علم کیلئے عطا کریں۔ ناظرین کشمیری میگزین کیخدمت میں التجا ہے
کہ وہ آپ بھی ہماری اس اپیل پر توجہ کریں۔ اور دیگر برادران قومی سے

کانون تک بھی ہماری یہ دردناک اپیل[سلہ] پہنچائیں - کشمیری کانفرنس میں ایک رزولیوشن پاس ہوا ہے - کہ بذریعہ واعظین اہل کشمیر کو تعلیم کا شوق دلایا جاوے یہ تدبیر تو نہایت بہتر ہے - مگر کانفرنس کا روپیہ خرچ کرکے غیر زبان واعظین کو یہان پہنچانا کسیقدر بحث کے قابل ہے - اس ملک میں واعظون کی کوئی کمی نہیں اور شوق دلانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جاتی اگر کمی ہے تو پیسہ کی ؎

گرجان طلبد مضائقہ نیست ✤ ور زر طلبد سخن درین است

افسوس کہ عموماً کل ہندوستان کے اسلامی جلسون میں بڑے بڑے فصیح و بلیغ علما و فضلا شعرا و خطبا اپنے اپنے رنگ میں قوم کی شکستہ حالی کی لفظون میں تصویر کھینچ کر ناظرین حاضرین کے سامنے رکھدیتے ہیں - اور ہزارہا تجاویز بہبودی قومی و صلاح و فلاح پیش کرکے قوم سے داد لیتے ہیں - اور واہ واہ سنکر خوش ہوتے ہیں - مگر عملی رنگ میں کچھہ دکھائی دیتا - قوم کے مرثیہ خوان نوحہ سرا تو بہت ہیں - مگر ایسے حضرات تھوڑے ہیں - جو پیارے نقد کو قوم پر فدا کرکے سچے ایثار کی مثال بنکر دکھلائیں - خدا کے فضل سے ہمارے

سلہ ہم اپنے ناظرین اپیل کو یہ مژدہ سناتے ہیں - کہ ہماری سچی صدر بیکار نہیں گئی - ہماری اپیل سنکر فخر قوم جناب مرزا غلام مصطفی صاحب وزیر وزارت نے دو دو روپیہ کے تین وظایف اور ہمدرد قوم منشی محمد دین صاحب فوق ایڈیٹر کشمیری نے دو روپیہ کا ایک وظیفہ دینے کا وعدہ فرمایا - چنانچہ اول الذکر بزرگ نے چھ مہینے کے لئے چھتیس روپیہ بد پیشگی عنایت فرمائے - خدا تمام ایسے باہمت بزرگون کو سلامت رکھے -

پریزیڈنٹ صاحب کو امید ہے - بعضے دیگر مخیر بزرگان سرینگر بھی ہماری اپیل کو منظوری کی عزت بخشکر جلد ہمارا سوال پورا کرینگے ✤

بہائیون سے ملک بھرا پڑا ہے - ہندوستان کا کوئی حصہ نہوگا - جہان ہمارے بہائیون سے کوئی نہ کوئی موجود نہو - بلکہ یورپ اور ایشیا میں بھی بعض بزرگ موجود ہونگے - کیا یہ ان کے وطن پرستی کے خلاف نہیں کہ انکے وطن میں ان کی قوم کا صرف ایک اکلوتا ہائی سکول ہو - اور وہ بھی اس حال میں رہے کہ - مصرع گمان یہ ہو ہر دم اب ڈوبتا ہے - اَللّٰہُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ بِاَخْفٰی الْاَلْطَاف - رونا صرف اسکا ہے کہ ہماری قوم میں ہنوز احساس نہیں - اگر اس نے بضاعتی پر بھی انکو احساس ہوتا - تو اس ملک میں ایک ہائی سکول کیا - متعدد کالج آپ دیکھتے - مگر جب تک کہ وہ زمانہ آئے اور انشاء اللہ عنقریب آئیگا - ہشیار اور مخیر افراد قوم پر فرض ہے - کہ اُن کی دستگیری کریں ؎ چو مے بینی کہ نابینا بچاہ است ٭ اگر خاموش بنشینی گناہ است - اور کیا لکھوں - فرصت کم و فسانہ ما گفتگو طلب -

راقم خادم قوم محمد عتیق اللہ عفی عنہ جنرل سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام سرینگر

ضمیمہ نمبر - فہرست چندہ دہندگان بروز جلسہ سالانہ بتاریخ ۹ و ۱۰ شوال ۱۳۳۰ھ
یوم شنبہ و یکشنبہ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱	عالیجناب مولوی ابراہیم بخش صاحب سی - ای - اے پریزیڈنٹ کونسل الجنیسی بہاولپور	۱۰۰ ماشئہ	۱۱	جناب خواجہ عزیز الدین صاحب کاوسہ رئیس کشمیر	لعہ
۲	عالیجناب محمد مقبول حسین خان صاحب بیرسٹرایٹ لا مشیر مال	۱۰۰ ما روپیہ	۱۲	عالیجناب مولوی نذیر احمد خان صاحب بی - اے جج عدالت مطالبہ خفیفہ	ععہ
۳	عالیجناب دیوان بدری ناتھ صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضور مہاراجہ صاحب بہادر	۱۰۰ ما روپیہ	۱۳	جناب ملک شیر محمد خان صاحب بی - اے پرنسپل اسسٹنٹ مشیر مال صاحب بہادر	لعہ
۴	جناب میر واعظ صاحب پریزیڈنٹ انجمن	ععہ	۱۴	جناب وزیر پرسرام صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس	عہ
۵	جناب خواجہ محمد شاہ صاحب نقشبندی	عہ	۱۵	جناب سردار سرافراز خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس	عہ
۶	جناب مولوی شریف الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر	عم	۱۶	سردار عبد العزیز خان صاحب انسپکٹر کشمیر ویلی	حمہ
۷	جناب مولوی سعد الدین صاحب مفتی	عہ	۱۷	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب ملازم حضور نواب صاحب بہاولپور	ععہ
۸	جناب میر محمد سعید صاحب اندرابی	عہ			
۹	میاں محمد یاسین صاحب فرزند جناب میاں محمد شفیع صاحب مرحوم	عم	۱۸	جناب بابو غلام حسن صاحب رئیس وزیر آباد	8
۱۰	عالیجناب میرزا غلام مصطفی صاحب وزیر وزارت حصہ جنوبی کشمیر	ععہ	۱۹	سردار سمندر خان صاحب ایکٹنگ جرنیل	لعہ

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۲۰	میجر الف خان صاحب	عمہ	۳۹	میاں حسام الدین صاحب	
۲۱	جناب ادنارکشن صاحب	۲		اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس کشمیر	عمہ
	ایم۔ اے پروفیسر کالج	عـــہ	۴۰	خواجہ غلام محی الدین صاحب نزنبو	عمہ
۲۲	جناب اگنائی رام صاحب		۴۱	میر ولی شاہ صاحب قاسم حاجی راتھر	عـصہ
	پروفیسر کالج	عـــہ	۴۲	مولوی محمد شاہ صاحب مفتی	عـصہ
۲۳	جناب حاجی احمد اللہ صاحب		۴۳	مولوی حسن شاہ صاحب واعظ مبارکی	عـصہ
	تاجر مصر	عـــہ	۴۴	شاہ محی الدین صاحب بقائی	[illegible]
۲۴	خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب بچہ	عمہ	۴۵	خواجہ حبیب شاہ صاحب پیر	سے
۲۵	خواجہ جلیل شاہ محمد خلیل صاحبان بچہ	عمہ	۴۶	میر یوسف صاحب کنٹ	۸
۲۶	خواجہ حسن شاہ غلام نبی صاحبان بچہ	لعـــہ	۴۷	پیر حسام الدین صاحب قریشی	[illegible]
۲۷	خواجہ غلام حسن سعد الدین صاحبان شال	عمہ	۴۸	کوٹھی جبار خان صاحب اینڈ سنز	عـــہ
۲۸	خواجہ غلام الدین محمد شاہ صاحبان بچہ	عمہ	۴۹	پنڈت اندرکشن کول صاحب	سے
۲۹	خواجہ سیف الدین صاحب گانی	عمہ	۵۰	سردار سنگھ صاحب	عـــہ
۳۰	خواجہ مختار شاہ صاحب قاضی	لعـــہ	۵۱	لالہ الیشر داس صاحب کوٹھی دار	عمہ
۳۱	خواجہ قادر شاہ صاحب عشائی	لعـــہ	۵۲	کوٹھی لالہ شنکر داس ہرنام داس	عمہ
۳۲	پیر عبد اللہ شاہ صاحب قمری	عمہ	۵۳	پنڈت رامہ کول جو	لعـــہ
۳۳	خواجہ محمد شاہ صاحب عشائی	لعـــہ	۵۴	از مسلمانان سوپور بذریعہ خواجہ	
۳۴	خواجہ غلام محی الدین صاحب گاومہ	ععـــہ		عبد الغنی صاحب وکیل و رئیس سوپور	سـہ
۳۵	خواجہ احمد اللہ صاحب پنڈت	عمہ	۵۵	حکیم غلام محی الدین صاحب قلاشپورہ	[illegible]
۳۶	جناب حیدر رنگرو صاحب	[illegible]	۵۶	حکیم مقبول شاہ صاحب رعناواری	سے
۳۷	خواجہ محمد امین صاحب درابو	لعـــہ	۵۷	حکیم غلام محمد صاحب جامعی	عـصہ
۳۸	ملک بہادر صاحب لاہوری	عـــہ	۵۸	حکیم عبد الغنی صاحب منتظم	

نمبر شمار	نام	رقم
	شاخ مدرسہ اسلام آباد	عصہ
۵۹	حکیم احمد اللہ صاحب بلبل لنکر	عہ
۶۰	حکیم عبد الخالق صاحب	عصہ
۶۱	حکیم عبد اللہ شاہ	
۶۲	حکیم عبد الغنی صاحب تارہ بل	عصہ
۶۳	حکیم ثناء اللہ صاحب زیندار محلہ	سے
۶۴	خواجہ غلام محمد صاحب پیر	عصہ
۶۵	غلام محمد صاحب میر	عصہ
۶۶	خواجہ مقبول شاہ صاحب لنکر	سے
۶۷	خواجہ احمد شاہ صاحب خشرو	عصہ
۶۸	مولوی احمد شاہ صاحب نرالی	عصہ
۶۹	خواجہ سیف الدین صاحب عنائی	عصہ
۷۰	خواجہ علیشاہ صاحب فرزند	
	حاجی احمد اللہ صاحب تاجر مصر	عہ
۷۱	پیر حفیظ اللہ صاحب مخدومی	
۷۲	ماسٹر غلام حسن صاحب کھچہ کر	عصہ
۷۳	بابو کرم دین صاحب امیر اکدل	عمہ
۷۴	عبد الرحمان صاحب ٹھیکہ دار	عسہ
۷۵	اکبر میر صاحب ٹھیکہ دار	
	موضع وٹنو	عمہ
۷۶	کوٹھی حبیب جو صاحب زرگر اینڈ سنز	معہ

نمبر شمار	نام	رقم
۷۷	کوٹھی سبحان جو زرگر اینڈ سنز	عہ
۷۸	کوٹھی خواجہ غنی خانصاحب نقاش اینڈ سنز	لعہ
۷۹	خواجہ محمد رمضان صاحب بابی اہیڈ ماسٹر	عہ
۸۰	ماسٹر لعل خانصاحب سکنڈ ماسٹر	عمہ
۸۱	مولوی محمد حسین صاحب وفائے مدرس عربی	عصہ ۸ر
۸۲	خواجہ امیر الدین صاحب وکیل مدرس فارسی	عصہ ۸ر
۸۳	خواجہ محمد مقبول صاحب تھرڈ ماسٹر	عمہ
۸۴	ماسٹر غلام رسول فورتھ ماسٹر	عصہ ۸ر
۸۵	ماسٹر غلام محمد ففتھ ماسٹر	عصہ ۴ر
۸۶	منشی سعد الدین مدرس	۸ر
۸۷	منشی محمد قاسم مدرس	۸ر
۸۸	مولوی اسد شاہ مدرس قرآنی	۸ر
۸۹	مولوی محمد شاہ وفائے مدرس	۸ر
۹۰	منشی غلام حسن کلرک	۸ر
۹۱	غلام احمد شیخ ڈرل ماسٹر	عصہ
۹۲	منشی سلام الدین مدرس	۸ر
۹۳	منشی غلام مصطفی مدرس	۴ر
۹۴	مولوی عبد الغنی مدرس	۸ر
۹۵	مولوی سلام الدین شاخ مدرس	۸ر
۹۶	میر محمد امین صاحب شاخ مدرس	۸ر
۹۷	راگو کول شاخ مدرس	۸ر

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
٩٨	منشی عبدالعزیز شاخ مدرس	۴/-	۱۲٠	ولی میر صاحب بابا پورہ	عـــه
٩٩	محمد صدیق مدرس شاخ مدرسہ	۸/-	۱۲۱	خواجہ خضر شاہ صاحب نقیب	سـه
۱٠٠	مولوی نورالدین امام شاخ مدرس	۸/-	۱۲۲	خواجہ کبیر شاہ صاحب نقیب	عه
۱٠۱	ماسٹر سلام شیخ //	۸/-	۱۲۳	خواجہ غلام محمد صاحب نقیب	لعـه
۱٠۲	غلام قادر //	۴/-	۱۲۴	خواجہ حبیب اللہ صاحب ہنڈو	لعه
۱٠۳	حبیب اللہ میر //	۴/-	۱۲۵	خواجہ عبدالغفار صاحب ہنڈو	لعـه
۱٠۴	منشی نورالدین حسینی //	۴/-	۱۲٦	خواجہ قادر شیخ صاحب لداخ	
۱٠۵	منشی ثناء اللہ //	۸/-		بذریعہ خواجہ عبدالصمد صاحب ڈیچو	عـه
۱٠٦	غلام محمد //	۸/-	۱۲٧	حبیب ملک صاحب تاجر دارجلنگ	اعـه
۱٠٧	غلام محی الدین //	۴/-	۱۲۸	حاجی سید اسد اللہ ثناء اللہ صاحبان چشتی	عه
۱٠۸	مولوی غلام محمد //	۸/-	۱۲٩	حبیب اللہ صاحب پنجابی	[illegible]
۱٠٩	مولوی احمد شاہ //	۸/-	۱۳٠	ڈاکٹر عبدالغفار صاحب	[illegible]
۱۱٠	مولوی محمود شاہ //	۸/-	۱۳۱	سعید محمد درزی ملازم سرکار والا	[illegible]
۱۱۱	محمد شاہ //	۴/-	۱۳۲	کوٹھی حاجی الہ دین فضل دین صاحبان	[illegible]
۱۱۲	میر علی شاہ //	۸/-	۱۳۳	ملا عزیز خان صاحب نواب بازار	[illegible]
۱۱۳	میر حسین صاحب //	۸/-	۱۳۴	خواجہ عبدالعزیز صاحب ننٹو کوشہیدار	عـه
۱۱۴	منشی نورالدین قلندر //	۸/-	۱۳۵	حاجی ولی جو صاحب ککر	عـه
۱۱۵	پیر حلیم شاہ //	۴/-	۱۳٦	حاجی سبحان میر صاحب بزاز	[illegible]
۱۱٦	غلام احمد خان حاجن //	۸/-	۱۳٧	حاجی محمد جو صاحب کبیر بزاز	[illegible]
۱۱٧	مولوی احمد شاہ حاجن //	۸/-	۱۳۸	حاجی عبدالغفار صاحب بھو کوشہیدار	[illegible]
۱۱۸	منشی سیف الدین محرر انجمن	۸/-	۱۳٩	غنی جو منٹو حلوائی	[illegible]
۱۱٩	ملازمان محکمہ کمیٹی برنج	عـــه	۱۴٠	نورالدین صاحب صوفی کوشہیدار	للعه

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۴۱	خواجہ نورالدین صاحب قاضی ٹنکی سرائے	عصہ	۱۶۱	غلام محی الدین صاحب جبہ کدل	حمہ
۱۴۲	قادر گوجری	عصہ	۱۶۲	غلام محی الدین صاحب زرگر	حمہ
۱۴۳	احد جو صاحب منازی فروش	ے	۱۶۳	حاجی محی الدین خان صاحب تبت بقال	عا
۱۴۴	حاجی احمد خان صاحب پارمو	عصہ	۱۶۴	حاجی محی الدین خان قالین باف	حمہ
۱۴۵	حاجی غلام محمد صاحب شہید وتبت بقال		۱۶۵	رجب شیخ صاحب قالین باف	حمہ
۱۴۶	خواجہ آقا دربیگ عبد اللہ بیگ صاحبان	عا	۱۶۶	احمد وانی صاحب قالین باف	عا
۱۴۷	خواجہ بدہ صاحب کوٹھیدار گنج بازار	عصہ	۱۶۷	عظیم بابا صاحب بقال	للعہ
۱۴۸	کبیر بٹ صاحب بزاز	عا	۱۶۸	جان محمد صاحب نامتواری	عا
۱۴۹	محمد گنائی صاحب نوٹہہ	عہ	۱۶۹	محمد جبار بقال جبہ کدل	عا
۱۵۰	رحمان گنائی صاحب دلال محلہ	عہ	۱۷۰	غلام محمد زرگر پیر حاجی صاحب	اعہ
۱۵۱	احد گنائی صاحب دلال محلہ	عہ	۱۷۱	خواجہ کبیر جو صاحب گدہ زرگر	ے
۱۵۲	رحمان گنائی صاحب بابا پورہ	حمہ	۱۷۲	عبد اللہ بٹ عرضی نویس	ے
۱۵۳	خضر بٹ صاحب گنائی رعناواری	للعہ	۱۷۳	غلام محی الدین تار فروش	ے
۱۵۴	نبر گنائی بابا پورہ	عا	۱۷۴	سونہ صاحب تار فروش	عا
۱۵۵	غلام محمد بذریعہ جناب میرواعظ صاحب	مے	۱۷۵	سبحان جو بقال	عا
۱۵۶	خواجہ عزیز جو صاحب کوٹھی دار	عہ	۱۷۶	علی جو دلال زیر پیرستان	عا
۱۵۷	خواجہ قادر جو صاحب قاضی تبت بقال	حمہ	۱۷۷	مجید بٹ صاحب درگہ جن	عا
۱۵۸	استاد احمد جو عزیز جو صاحبان تفنگ ساز	عہ	۱۷۸	سبحان جو صاحب زرگر سرمہ	عا
۱۵۹	سکندر شاہ صاحب امام تلمدان پورہ	عا	۱۷۹	غلام حسن نقاش	عا
۱۶۰	غلام رسول صاحب حکاک	حمہ	۱۸۰	اسد خان صاحب ناستواری	للعہ
			۱۸۱	جنرل میجر صاحب از سرینگر بذریعہ منی آرڈر	اعہ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۸۲	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر گلگت	حمہ	۲۰۳	عمر جو گلکار	عـــہ
۱۸۳	حاجی غلام رسول صاحب بزاز مرحوم کنہ کدل	للعہ	۲۰۴	ستار محمد صاحب گوجوارہ	عـــہ
			۲۰۵	سلطان شیخ	عـــہ
۱۸۴	مستری حبیب جو صاحب نواب بازار	ســے	۲۰۶	سیف الدین زرگر صراف کدل	عـــہ ۸ ر
۱۸۵	خضر جو صاحب زرگر متعلی کانل مسجد	عاصہ	۲۰۷	محمد جو جلد گر جامعی	عـــہ
۱۸۶	خواجہ افضل جو صاحب وانی سوپور	ســے	۲۰۸	یک کودک نابالغ	عـــہ
۱۸۷	ماما ملک صاحب کارخاندار	عاصہ	۲۰۹	احمد ڈار چھتہ بل	عـــہ
۱۸۸	محمد جو تار فروش	ســے	۲۱۰	جبار جو مہتر ملک صاحب	عـــہ ۸ ر
۱۸۹	حاجی رسول جو صاحب مکائی	ســے	۲۱۱	ولی جو زرگر	عـــہ
۱۹۰	عزیز بٹ صاحب بارہ مولہ	عاصہ	۲۱۲	بچہ ملہ لسو ٹھیکہ دار	عـــہ
۱۹۱	صدیق جو صاحب زرگر	عاصہ	۲۱۳	عبد العزیز چکن دوز چھتہ بل	عاصہ
۱۹۲	علی بٹ صاحب جالک دوز	ســہ	۲۱۴	احمد شیخ خواجہ بازار	عـــہ
۱۹۳	سیف الدین صاحب	عاصہ	۲۱۵	نبیر خان نعلبند پورہ	عـــہ
۱۹۴	محمد جو منجہ گرو	ســے	۲۱۶	گلہ کلو عیالی کدل	عـــہ
۱۹۵	رحمان جو راتھر بربن	عاصہ	۲۱۷	استاد رمضان آتشہ	عـــہ
۱۹۶	ملہ غفار شنگو	ســے	۲۱۸	لالہ نتھو مل صاحب	عـــہ
۱۹۷	خلیل بون صاحب	للعہ	۲۱۹	احمد جو درزی	عـــہ
۱۹۸	شعبان جو ملبار	عاصہ	۲۲۰	عزیز جو بنگری چھتہ بل	عـــہ
۱۹۹	احمد اللہ مسگر نارہ بل	عـــہ ۴	۲۲۱	عزیز بانگی صاحب لکھری بار	ســے
۲۰۰	نظام الدین رفوگر احمد اکدل	عـــہ	۲۲۲	احمد جو و محمد جو نیر پرستان	عـــہ ۸ ر
۲۰۱	محمد میر صاحب ٹین ساز	عـــہ	۲۲۳	محمد بٹ درزی خانیار	عـــہ
۲۰۲	محمد بیگ سوداگر	عـــہ	۲۲۴	اکبر جو زرگر گنگابگ	عـــہ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۲۲۵	اسنا اسمال دھوبی بٹہ مالنہ	عصہ	۲۴۷	عبداللہ جو بقال	عصہ
۲۲۶	رحیم صوفی امیرا کدل	عصہ	۲۴۸	قادر صاحب پُرزگر	عصہ
۲۲۷	رمضان ڈار شورہ گری محلہ	عصہ	۲۴۹	غلام محمد طلائی ساز	عصہ
۲۲۸	عبداللہ جو زرگر	عصہ	۲۵۰	غلام محمد مہر کن	عا
۲۲۹	ظہر شیخ زونیمر	عصہ	۲۵۱	اسنا غفار نجار کانٹھ پرستان	سے
۲۳۰	اسنا قادر نجار صراف کدل	عصہ	۲۵۲	حبیب جو	عصہ
۲۳۱	اسمال گوجری	عصہ	۲۵۳	یوسف شاہ	عصہ
۲۳۲	استا سلام زرنجار	عصہ	۲۵۴	نورالدین زرگر	عصہ
۲۳۳	استا سبحان نجار	عا	۲۵۵	محمد جو زرگر	عصہ
۲۳۴	حاجی محمد جو ملک پورہ	عصہ	۲۵۶	عزیز جو مرجان پورہ	عصہ
۲۳۵	حبیب جو کاڈو ہٹو فروش	عصہ	۲۵۷	سبحان دھوبی	عصہ
۲۳۶	ملہ اعظم ٹھیکدار بذریعہ میرواعظ صاحب	عہ/۸	۲۵۸	محمد گنائی حمالہ	عصہ
۲۳۷	صدہ جو صاحب زرگر	عصہ	۲۵۹	احمد جو سوپور	عصہ
۲۳۸	امام الدین درزی	عصہ	۲۶۰	عبداللہ شاہ وازہ پورہ	عصہ
۲۳۹	محمد خان صاحب	عصہ/۸	۲۶۱	مبارک شاہ نقاش خانقاہ معلی	عصہ
۲۴۰	میر محمد عالم صاحب مظفر آباد	عا	۲۶۲	میر مصطفیٰ شاہ نو مسجد	عصہ
۲۴۱	اسد خان صاحب	عصہ	۲۶۳	صدہ جو صاحب بقال زینہ کدل	سے
۲۴۲	محمد جو رفوگر	عا	۲۶۴	احد جو درزی بابا پورہ	عصہ
۲۴۳	اسد جو زرگر	عا	۲۶۵	خواجہ امیرالدین صاحب	
۲۴۴	محمد جو وانی نمبردار شونگس	عا		وکیل سحہ محلہ	عصہ
۲۴۵	لسہ بٹ بزاز	عا	۲۶۶	بچہ رزاق جو سوداگر	عصہ
۲۴۶	محمد ابراہیم	عصہ	۲۶۷	غلام رسول بقال لٹو	عصہ

نمبر شمار	نام	رقم
۲۶۸	قادر گوجری سید قاضی زادہ	عصہ
۲۶۹	نجید میر صاحب دین	عصہ
۲۷۰	احسن جو گڈہ زرگر	عصہ
۲۷۱	اسمال جو قالین باف تشکدل	سے
۲۷۲	احمد بٹ چھننہ بل	عصہ
۲۷۳	رسول ریشی سبحان ریشی صاحبان تبت بقال	
۲۷۴	محمد جو منجہ گرو زینہ کدل	عاہ
۲۷۵	علی جو کندن گر	سے
۲۷۶	مسماۃ فضلی دہ باش	عصہ
۲۷۷	استاعبداللہ نجار	عصہ
۲۷۸	عزیز اللہ	عصہ
۲۷۹	جان محمد صاحب ناستواری صفا کدل	عصہ
۲۸۰	لسہ جو کوچے نوکدل	عصہ
۲۸۱	محمد صوفی باچھہ دروازہ	عصہ
۲۸۲	استا صدیق بجو دھوبی	عاہ
۲۸۳	علی ملک	عصہ
۲۸۴	استا جلو نجار	عصہ
۲۸۵	ستار رحمان توز فروش راجوری کدل	عاہ
۲۸۶	غفار بٹ احمد اکدل	عصہ
۲۸۷	خدہ بٹ احمد اکدل	عصہ
۲۸۸	احمد بیگ احمد اکدل	عصہ
۲۸۹	سونہ صاحب امام	عصہ
۲۹۰	استا عزیز حجام	عصہ
۲۹۱	محمد جو درزی	عصہ
۲۹۲	نبر خان	عصہ
۲۹۳	علی میر	عصہ
۲۹۴	حبیب جو زرگر	عصہ
۲۹۵	محی الدین خان	عاہ
۲۹۶	حبیب اللہ حلاقہ بند	عصہ
۲۹۷	سلہ بابا	عصہ
۲۹۸	موسہ صاحب نقاش	عصہ
۲۹۹	احمد سید خان	عصہ
۳۰۰	احد جو نجار	عاہ
۳۰۱	امیر لون حبہ کدل	عصہ
۳۰۲	موسہ خان	عصہ
۳۰۳	قادر جو منتو صفا کدل	عصہ
۳۰۴	خالق جو آری کشن	عاہ
۳۰۵	حبیب صوفی	عصہ ۱۵ ار
۳۰۶	لسہ صاحب	عصہ
۳۰۷	عثمان جو نبلی حبہ کدل	سے
۳۰۸	غنی جو نوشہرہ	عصہ
۳۰۹	خالق وانی	عصہ
۳۱۰	سبحان جو نجار اند مسجد	عصہ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۳۱۱	عبلی صوفی	عصہ	۳۳۳	قادر گنائی	عصہ
۳۱۲	غلام حسن صفاکدل نقاش	عصہ	۳۳۴	ملہ عبلو کوٹھی دار	ے
۳۱۳	استا محمد ونجار	عصہ	۳۳۵	حاجی احد جو	عصہ
۳۱۴	نبہ شاہ رفوگر گوپکار	عصہ	۳۳۶	غلام محمد	عصہ
۳۱۵	رسول ملہ ہانجی	عصہ	۳۳۷	محمد جو	عصہ
۳۱۶	احمد جو ودکش فتح کدل	ے	۳۳۸	علی جو ورزی	عصہ
۳۱۷	اسد جو زرگر	عصہ	۳۳۹	محمد جو چکندوز	عصہ
۳۱۸	محمد جو بافندہ خانیار	عصہ	۳۴۰	سلام بٹ ڈلحسن یار	عاص
۳۱۹	غلام محی الدین چشتی	عصہ	۳۴۱	مہدہ جو زرگر	عصہ
۳۲۰	غلام محمد	عصہ	۳۴۲	رحیم جو	عاص
۳۲۱	گگلہ بابا	عصہ	۳۴۳	عبداللہ جو فتح کدل	عصہ
۳۲۲	ملہ حبیب	عصہ	۳۴۴	خواجہ مہدہ جو بقال چرار شریف	عاص
۳۲۳	نور محمد ناسنواری زینہ کدل	عصہ	۳۴۵	کبروانی خواجہ یارہ بل	عصہ
۳۲۴	سونہ صاحب نارفروش	عاص	۳۴۶	خالق بیگ	عصہ
۳۲۵	جمال بٹ سرسیار	عصہ	۳۴۷	صدیق جو ورزی	عصہ
۳۲۶	غنی جو	عصہ	۳۴۸	لسہ جو بنگری	عصہ
۳۲۷	حبیب جو پہلوان	عصہ	۳۴۹	خواجہ احد جو صاحب ٹاک	
۳۲۸	نبیر گنائی حبہ کدل	عاص		اسلام آباد بذریعہ قاسم	عصہ
۳۲۹	رسول جو مہرازہ	عصہ	۳۵۰	رحمان خان	عصہ
۳۳۰	سلام خان	عصہ	۳۵۱	عبداللہ جو	عصہ
۳۳۱	احد جو زیندار صاحب	عاص	۳۵۲	عبداللہ شاہ منو	عصہ
۳۳۲	قاسم شاہ صاحب	عصہ	۳۵۳	احمد اللہ منو	عصہ

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۳۵۴	غفار درزی بابا پورہ	عمہ	۳۷۵	پیر عزیز الدین بنڈہ پورہ	۱۰ر
۳۵۵	علی جو درزی	عمہ	۳۷۶	ستار نجار بنڈہ پورہ	۱ر
۳۵۶	نجم الدین	۴ر	۳۷۷	خلیل نانوائی بنڈہ پورہ	۴ر
۳۵۷	غنی جو	۲ر	۳۷۸	خلیل صاحب اہم //	۲ر
۳۵۸	احد جو زرگر	۸ر	۳۷۹	متفرقہ از بنڈہ پورہ	۱۰ر
۳۵۹	صدیق جو مجہ گرو	۴ر	۳۸۰	بذریعہ عمر بٹ ولد اسمال قیمت گاو	عمہ
۳۶۰	بذریعہ غنی بہجو قیمت گاو	ے	۳۸۱	قیمت نقرہ بذریعہ غلام محمد زرگر	ہیہ ۸ر
۳۶۱	ممہ کلو ملازم تحصیل خاص	عمہ	۳۸۲	غفار جو	۲ر
۳۶۲	حاجی عبد اللہ جو بقال کوٹھیدار	للعہ	۳۸۳	فخنہ صاحب درویش	۸ر
۳۶۳	حبیب بٹ مغل محلہ	عمہ	۳۸۴	حبیب میر	۴ر
۳۶۴	حبیب جو کاغذ ساز	عمہ	۳۸۵	سیف الدین صاحب امام	۲ر
۳۶۵	جمعہ بٹ	ے	۳۸۶	غلام محمد تہید	۸ر
۳۶۶	حاجی غلام رسول صاحب		۳۸۷	عبد الغفار پارمو	۴ر
	ہزار مرحوم گنہ کدل	للعہ	۳۸۸	غلام حسن	۲ر
۳۶۷	منشی سکندر خان	عمہ	۳۸۹	غلام رسول	۸ر
۳۶۸	غلام راتہر بنڈہ پورہ	عمہ	۳۹۰	مصطفی شاہ چشتی	۴ر
۳۶۹	سمندر بیگ ملازم بربرشاہ	۴ر	۳۹۱	مہدہ خان	۲ر
۳۷۰	فضل دین گلگت	۴ر	۳۹۲	غفار میر تہید	۸ر
۳۷۱	رمضان ڈار رحیم ڈار صاحبان سوپور	اعہ	۳۹۳	قادر رہگرو	۴ر
۳۷۲	احد جو ہبو پانپورہ	عمہ ۸ر	۳۹۴	قادر جو آتشبیز	۲ر
۳۷۳	خواجہ مہدہ جو علی جو بنڈہ پورہ	عمہ	۳۹۵	رحمان درزی	۸ر
۳۷۴	حافظ محمد سلطان بنڈہ پورہ	۱۰ر	۳۹۶	محمد شاہ	۴ر

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۳۹۷	محمد جو	۲ر	۴۱۹	نبیر گنائی	۲ر
۳۹۸	قادر صاحب	۸ر	۴۲۰	آخون رسول شاہ نقاری	۸ر
۳۹۹	احمد شاہ	۴ر	۴۲۱	شعبان جو نو مسجد	۴ر
۴۰۰	قادر جو	۲ر	۴۲۲	جلہ بابا	۲ر
۴۰۱	شیر محمد	۸ر	۴۲۳	محمد جو میوہ فروش	۸ر
۴۰۲	طلبائے ہوٹل والہ	۱ر	۴۲۴	محمد جو جالک دوز	۸ر
۴۰۳	حبیب راند	۴ر	۴۲۵	صمد اللہ	۲ر
۴۰۴	محمد میر	۲ر	۴۲۶	محمد جو زرگر	۸ر
۴۰۵	مختہ جو زرگر	۸ر	۴۲۷	نبیر گنائی روندہ	۴ر
۴۰۶	عبد اللہ شیخ	۴ر	۴۲۸	غنی جو	۲ر
۴۰۷	احمد جو بافندہ	۲ر	۴۲۹	غفار میر ہانجی	۸ر
۴۰۸	عبد اللہ شاہ	۸ر	۴۳۰	احمد ہٹو	۴ر
۴۰۹	رزاق آشپز	۴ر	۴۳۱	علی خان بقال	۲ر
۴۱۰	انور شاہ سوپور	۲ر	۴۳۲	احمد جو فراش بدست	
۴۱۱	حسن شاہ پیر	۸ر		عبد اللہ صاحب قمری	۸ر
۴۱۲	عزیز رفوگر	۴ر	۴۳۳	اکبر ملک	۴ر
۴۱۳	لسہ جو کار	۲ر	۴۳۴	سلطان ڈار	۲ر
۴۱۴	رمضان جو خبہ گرد	۸ر	۴۳۵	استا صدیق	۸ر
۴۱۵	غلام محمد	۴ر	۴۳۶	صمد شاہ	۴ر
۴۱۶	علی میر	۲ر	۴۳۷	خالق ڈار	۲ر
۴۱۷	رحیم دھوبی	۸ر	۴۳۸	استا احد وگلکار	۸ر
۴۱۸	نبیر وانی	۴ر	۴۳۹	امیر شیخ	۴ر

نمبر ٹکٹ	نام	رقم	نمبر ٹکٹ	نام	رقم
۴۴۰	لسی وازہ	۲ر	۴۶۲	شعبان جو منجہ گرو	۸ر
۴۴۱	سونہ جو	۸ر	۴۶۳	مہدہ جو ورگہ جن	۴ر
۴۴۲	احمد وانی	۴ر	۴۶۴	رحمان جو	۲ر
۴۴۳	عبداللہ بٹ ملرو	۲ر	۴۶۵	احمد بٹ	۸ر
۴۴۴	قادر جو درزی	۸ر	۴۶۶	محمد نداف	۴ر
۴۴۵	صدہ وہوبی	۴ر	۴۶۷	صمد جو وازہ	۲ر
۴۴۶	رحیم جو کفش دوز	۲ر	۴۶۸	احمد جو جوری ساز	۸ر
۴۴۷	ستار محمد	۸ر	۴۶۹	سعدالدین بقال	۴ر
۴۴۸	حاجی اسمال صوفی	۴ر	۴۷۰	مختہ مشعلی	۲ر
۴۴۹	سلطان میر	۲ر	۴۷۱	احد میر	۸ر
۴۵۰	جلی لون	۸ر	۴۷۲	صدر جو وانی	۴ر
۴۵۱	احد جو نداف	۴ر	۴۷۳	نبیر وانی	۱۰ر
۴۵۲	سبحان جو	۲ر	۴۷۴	غفار جو ملازم میر واعظ صاحب	۲ر
۴۵۳	نور خان صاحب	۸ر	۴۷۵	صدیق ڈار	۶ر
۴۵۴	اسمال نجار	۴ر	۴۷۶	عبلی صوفی	۸ر
۴۵۵	کریم جو	۲ر	۴۷۷	لسہ خان	۸ر
۴۵۶	ولی جو زرگر	۸ر	۴۷۸	سبحان گنائی	۶ر
۴۵۷	عزیز جو	۴ر	۴۷۹	اسد صاحب قمری	۸ر
۴۵۸	کبیر بٹ	۲ر	۴۸۰	حبیب وانی	۴ر
۴۵۹	سیف الدین صفاکدل	۸ر	۴۸۱	رحمان جو	۲ر
۴۶۰	احمد جو زرگر	۴ر	۴۸۲	نور الدین	۱۲ر
۴۶۱	احمد میر	۲ر	۴۸۳	رسول گنائی	۲ر

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۴۸۴	استنار سول	۸ر		صاحب وزیو زارت گلگت	
۴۸۵	رجب بٹ	۴ر		ازخود واز اسامیان ذیل	
۴۸۶	حبیب جو آغہ	۴ر		ازخود سردار صاحب	مہ
۴۸۷	خواجہ احد میر صاحب کوٹھیدار		۵۰۰	وزیر احمد خان صاحب	
	اسلام آباد بذریعہ حکیم			ہیڈ کلرک خزانہ	عمہ
	عبد الغنی صاحب	حمہ	۵۰۱	منشی عبد الرحیم صاحب گلگت	عمہ
۴۸۸	اکبر وگے صاحب بذریعہ		۵۰۲	محمد دین صاحب ریڈر ؍؍	لعہ
	بذریعہ حکیم عبد الغنی صاحب	حمہ	۵۰۳	خواجہ محمد دین صاحب تاجر ؍؍	حمہ
۴۸۹	خالق ڈار صاحب بذریعہ		۵۰۴	قادر میر صاحب سوداگر ؍؍	حمہ
	حکیم عبد الغنی صاحب	حمہ	۵۰۵	خلیل جو صاحب سوداگر ؍؍	حمہ
۴۹۰	بذریعہ پیر عبد اللہ شاہ صاحب		۵۰۶	اسعد جو صاحب سوداگر ؍؍	حمہ
	قمری از اسامیان ذیل		۵۰۷	امیر صاحب سوداگر ؍؍	حمہ
۴۹۱	منشی سعد الدین صاحب		۵۰۸	محمد افضل خان صاحب	
	نخوہی محرر مال	ے		سوداگر گلگت	ے
۴۹۲	محمد شیخ	عمہ	۵۰۹	میاں محمد خان صاحب دوکاندار ؍؍	ے
۴۹۳	قادر نجار	عمہ	۵۱۰	اکرم حاجی صاحب سوداگر ؍؍	للعہ
۴۹۴	احد و نجار	عمہ	۵۱۱	خواجہ غفار جو صاحب تاجر ؍؍	عاہ
۴۹۵	قدہ گنائی	عمہ	۵۱۲	خواجہ رسول میر صاحب ؍؍	سے
۴۹۶	عبد اللہ شالہ	عمہ	۵۱۳	جناب ٹھیکہ دار خوص	
۴۹۷	محمد شاہ درزی	عمہ		خان صاحب گلگت	مہ
۴۹۸	حبیب جو ہٹہ فروش	عمہ	۵۱۴	خان محمد بیگ صاحب سنی ؍؍	عاہ
۴۹۹	بذریعہ سردار بہرام خان		۵۱۵	خواجہ ... جو صاحب ؍؍	عاہ

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۵۱۶	میاں لعل دین صاحب سوداگر گلگت	۱عہ	۵۳۶	صدیق صوفی	۱عہ
۵۱۷	چودہری علی جو صاحب گلگت	عا	۵۳۷	خالہ جو پالہ	۸/
۵۱۸	خواجہ غفار جو صاحب بابو //	عا	۵۳۸	خلیل پانڈو	۸/
۵۱۹	خواجہ محمد پری صاحب //	۱عہ	۵۳۹	سونہ جو نقاش احمد اللہ نقاش	۱۲/
۵۲۰	میاں گوہر دین صاحب //	۸/	۵۴۰	غلام محمد صاحب تنبت بقال	۸/
۵۲۱	خواجہ سبحان جو صاحب //	عا	۵۴۱	قدرۃ اللہ سیف الدین	۸/
۵۲۲	خواجہ عزیز میر صاحب //	عا	۵۴۲	کانشٹہ رام دوکاندار اسلام یارہ بل	۴/
۵۲۳	میاں محمد شاہ صاحب //	۸/			
۵۲۴	ملا شایستہ خان صاحب //	عا	۵۴۳	محی الدین صاحب پیر	۴/
۵۲۵	خواجہ رجب جو صاحب //	عا	۵۴۴	احد خان ملازم پولیس	۴/
۵۲۶	خواجہ احسن ملک صاحب //	عا	۵۴۵	مہدہ شاہ امام	۴/
۵۲۷	خواجہ اسد حاجی //	۸/	۵۴۶	عبداللہ شاہ فاقہ	۴/
۵۲۸	میاں غوث دین صاحب //	۸/	۵۴۷	علی جو جورہ بردار	۴/
۵۲۹	میرزا خان صاحب //	۸/	۵۴۸	فختہ زرگر	۴/
۵۳۰	بندر خان صاحب //	۶/	۵۴۹	سلام زرگر	۴/
۵۳۱	بیت اللہ //	۸/	۵۵۰	قادر تیج	۲/
۵۳۲	خواجہ خضر میر سوداگر //	سے	۵۵۱	خضر مانشگی	۲/
۵۳۳	سلطان دہولی گلگت	۸/	۵۵۲	رسول مانشگی	۲/
	از اسامیان ذیل بذریعہ حکیم		۵۵۳	سونہ ملک	۲/
	احمد اللہ صاحب بلبل لنگر		۵۵۴	گگہ شاہ کنٹ	۲/
۵۳۴	احد جو عطار بلبل لنگر	۱عہ	۵۵۵	احمد حجام	۲/
۵۳۵	غلام حسن پہلوان	۱عہ	۵۵۶	رزاق بٹ	۲/

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۵۵۷	مہدہ شاہ مجاور	۲/-	۵۷۶	محمد صابر بقال	۲/-
۵۵۸	رحمان مزدور	۲/-	۵۷۷	احمد بیگ افسر محلہ	۱۳
۵۵۹	آنند رام نانوائی	۲/-	۵۷۸	عبدالغنی زری دوز	۴/-
۵۶۰	رحیم شاہ مسگر	۱/۴	۵۷۹	قادر خان مشکی	۱/-
۵۶۱	مہدہ شاہ پیر	۰۱/-	۵۸۰	غلام علی زرگر	۲/-
۵۶۲	سیف الدین چکندوز	۲/-	۵۸۱	رمضان وانی	۱/-
۵۶۳	سلام بیگ	۲/-	۵۸۲	عمہ کلو احمد اللہ	۱/-
۵۶۴	قادر مزدور	۱/-	۵۸۳	سبحان صوفی	۲/-
۵۶۵	مسماۃ خورشی	۲/-	۵۸۴	گاشتہ بٹ	۲/-
۵۶۶	آرکیش ٹھیکہ بابا صاحب		۵۸۵	نبیر کلہ	۱/-
	از اسامیان محلہ میر مسجد و کاٹیار		۵۸۶	عزیز بابا شالباف	۲/-
	بذریعہ سونہ لالہ و محمد بٹ درزی		۵۸۷	محمد ظفرو	۲/-
۵۶۷	سونہ لالہ از خود	۸/-	۵۸۸	حاجی محمد صدیق	۲/-
۵۶۸	عبداللہ صوفی ملازم خواجہ		۵۸۹	رحیم گنائی	۲/-
	صاحبان شال	۰۵/-	۵۹۰	اسمال گنائی	۲/-
۵۶۹	ولی محمد ملازمان خواجہ		۵۹۱	خالق گنائی	۴
۵۷۰	صاحبان شال	۰۲/-	۵۹۲	عبلی گنائی	۲/-
۵۷۱	عبدالرحیم ملازم	۰۲/-	۵۹۳	رسول درزی	۱/-
۵۷۲	رمضان سائیس	۰۲/-	۵۹۴	لسہ جو علاقہ تبد محمد خضر	۰۱/-
۵۷۳	احد میر ملازم	۱۰/-	۵۹۵	تابہ رام عطار	۱/-
۵۷۴	عبدالرحمان ملازم	۰۲/-	۵۹۶	تارک رام نقال	۱/-
۵۷۵	سبحان شیخ ملازم	۲/-	۵۹۷	حمزہ درزی	۲/-

نمبر شمار	نام	رقم
۵۹۸	محمد بٹ درزی	۱/
۵۹۹	عبد اللہ کشو	۲/
۶۰۰	سبحان خاکروب	۱/
۶۰۱	عبد الخالق بقال	۲/
۶۰۲	بذریعہ خواجہ اکرم شاہ صاحب باںڈی فاریسٹر بولاب از علاقہ بولاب	
۶۰۳	اکرم شاہ صاحب باںڈی	عا
۶۰۴	لسہ گنائی فاریسٹ گارڈ	عیہ ۸/
۶۰۵	مہدہ بٹ فاریسٹ گارڈ	عہ
۶۰۶	یاسین خان فاریسٹ گارڈ	۸/
۶۰۷	سونہ پنڈت "	۸/
۶۰۸	سور جرام "	۸/
۶۰۹	عزیز پہاڑی محرر	۸/
۶۱۰	حافظ محمد صدیق صاحب	۸/
۶۱۱	حبیب جو	۸/
۶۱۲	قادر ڈار صاحب حلقہ دار	عہ
۶۱۳	صابر خان نمبردار	عیہ ۸/
۶۱۴	غفار شاہ صاحب قاضی	عا
۶۱۵	اکبر ڈار صاحب	عا
۶۱۶	خضر شاہ صاحب	سیہ ۸/
۶۱۷	حمد وانی	۴/

نمبر شمار	نام	رقم
۶۱۸	خواجہ قادر بٹ صاحب کوٹھی دار بارہ مولہ	عا
۶۱۹	چتر سنگھ صاحب معتبر چندا سنگھ	عہ
۶۲۰	نبہ جو زرگر	۸/
۶۲۱	بذریعہ پیر عبد اللہ شاہ صاحب قمری و خالق شاہ صاحب چراری از حاضرین جلسہ	اوعیہ ۱/
۶۲۱	خواجہ حاجی عبد الصمد صاحب ککرو رئیس بارہ مولہ	عا [illegible]
۶۲۳	خواجہ عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار بمبئی	وعدہ عیہ
۶۲۴	غفار پری صاحب اٹنو	عا وعدہ
۶۲۵	خضر پری صاحب ڈلنپورہ	عا وعدہ
۶۲۶	قادر ریشی اٹنو	وعدہ عہ
۶۲۷	محمد بیگ ڈلنپورہ	عہ وعدہ
۶۲۸	متفرقہ از اسامیان اسم نامعلوم	ما عیہ ۹/
	میزان کل	ایک لاکھ [illegible] ۲/
	نوٹ - اس رقم میں سے مبلغ	

[illegible] زرا ذیل وصول طلب ہیں - بروقت وصولی باضابطہ اندراج ہو کر میگزین میں شائع ہوگا +

خواجہ عبد الصمد	خواجہ عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار بمبئی
مبلغ [illegible]	معہ دیگر اسامیان
[illegible]	[illegible]

میزان کل آمدنی از چندہ جلسہ سالانہ

دستخط محرر منشی سیف الدین عفی عنہ — دستخط فنانشل سکرٹری محمد خلیل

فہرست آمدنی چندہ پیٹی ہا روز جلسہ سالانہ

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۱	کوٹھی جبار خان صاحب بند سنز	[illegible]	۹	اسمال جو ناستوار فروش	[illegible]
۲	خواجہ مختار شاہ صاحب قاضی کوٹھی دار	[illegible]	۱۰	غفار جو مسگر	[illegible]
۳	رسول پیر صاحب بقال	[illegible]	۱۱	آخون رسول شاہ ناستوار فروش	[illegible]
۴	احمد جو صاحب تار فروش بہوری کدل	[illegible] ۰۴	۱۲	خضر جو حلاقہ بند	[illegible]
۵	اسد خان صاحب ناستوار فروش	[illegible]	۱۳	رجب شیخ قالین باف ورسول خان	[illegible]
۶	ولی جو بقال سمہ کچہ بل	[illegible]	۱۴	احمد وانی قالین باف	[illegible]
۷	احمد جو زوگی ٹین ساز	[illegible]	۱۵	ب ہمی اسد اللہ ستار اللہ چستی	[illegible]
۸	عزیز جو زرگر عرف دردو	[illegible]	۱۶	مجید بٹ ملازم درگہ جی	[illegible]

نمبر	نام	رقم
۱۷	جان محمد حسن جو صاحبان زینہ کدل	[illegible] ۱۴ ر
۱۸	رسول جو ہاگرو بزاز	[illegible] ۱۰ ر
۱۹	مصطفی خان مسگر	[illegible] ۱۵ ر
۲۰	سبحان جو مسگر گاڈہ یار	[illegible] ۱۲ ر
۲۱	حاجی غلام محمد علاقہ بند ہنڈو	[illegible] ۱۰ ر
۲۲	صدیق جو عزیز جو مسگر	[illegible]
۲۳	صدیق اللہ بزاز	[illegible] ۱۵ ر
۲۴	صدیق جو گنو بقال زینہ کدل	[illegible] ۱۲ ر
۲۵	حاجی کمال وانی ورزی	[illegible] ۹ ر
۲۶	عبد اللہ جو غفار مسگر	[illegible]
۲۷	قادر شاہ علاقہ بند	[illegible] ۲ ر
۲۸	حاجی سلام میر صاحب بزاز	[illegible] ۱۲ ر
۲۹	حاجی سبحان میر صاحب بزاز	[illegible] ۹ ر
۳۰	احمد اللہ غلام محمد پارہو	[illegible] ۱۴ ر
۳۱	ہنڈو علاقہ بند بڈشاہ صاحب جو	[illegible] ۷ ر
۳۲	احمد جو غلام محمد نقاش نوہ مسجد	[illegible] ۱۴ ر
۳۳	محمد سلطان غلام محمد بزاز بڈشاہ	[illegible] ۷ ر
۳۴	سونہ جو محمد جو زرگر راجوری کدل	[illegible] ۱۰ ر
۳۵	رحمان ماشکی سیف الدین پورہ	[illegible] ۱۰ ر

نمبر	نام	رقم
۳۶	سبحان جو پوتو نو مسجد	[illegible] ۱۰ ر
۳۷	اسمال جو زرگر پاندان	[illegible] ۱۳ ر
۳۸	سلام شیخ اندواری	[illegible] ۲ ر
۳۹	سلام خان غالہ فروش نعلبند پورہ	[illegible] ۱۵ ر
۴۰	محمد میر مسگر گاڈہ بار	[illegible] ۱۰ ر
۴۱	علی جو زرگر چاٹہ	[illegible] ۸ ر
۴۲	امیر جو گور کو بودہ گیر	[illegible] ۱۳ ر
۴۳	عظیم بابا بقال	[illegible] ۱۱ ر
۴۴	غلام حسن حلوائی	[illegible]
۴۵	احمد جو حلوائی	[illegible] ۱۵
۴۶	حبیب ہارو	[illegible] ۱۱ ر
۴۷	رحمان گنائی بابا پورہ	[illegible]
۴۸	مقبول شاہ بزاز گنج بازار	[illegible] ۱۱ ر
۴۹	غلام محمد بزاز گنج بازار	[illegible] ۱ ر
۵۰	عزیز جو دھوبی فتح کدل	[illegible]
۵۱	خلیل شاہ علاقہ بند	[illegible] ۷ ر
۵۲	عزیز جو بقال نواب بازار	[illegible]
۵۳	غلام محی الدین خاکی	[illegible]
۵۴	احد جو مسگر دری بل	[illegible] ۵ ر
۵۵	حاجی کریم صوفی نانوائی	[illegible]
۵۶	شعبان صوفی شالہ	[illegible] ۸ ر
۵۷	محمد جو پنجو	[illegible]

نمبر	نام	رقم
۵۸	حاجی غفار جو صاحب لسبو	[illegible]
۵۹	غنی جو پنچو	[illegible]
۶۰	عبداللہ جو مناری فروش	[illegible]
۶۱	احد جو مناری فروش گنج بازار	[illegible]
۶۲	اسمال جو درزی بازار مسجد	[illegible]
۶۳	خواجہ حاجی الہ دین محمد دین صاحبان	[illegible]
۶۴	احد خان صاحب بزاز گنج بازار	[illegible]
۶۵	نورہ صوفی نانوائی	[illegible]
۶۶	عثمان جو زرگر ٹنکی سرائے	[illegible]
۶۷	اسماعیل جو درزی نایدیار	[illegible]
۶۸	کوٹھی خواجہ اکبر شاہ صاحب نقیب	[illegible]
۶۹	خواجہ خضر شاہ صاحب نقیب	[illegible]
۷۰	خواجہ محمد شاہ صاحب نقیب	[illegible]
۷۱	یحیی شاہ وانو نگو اندرواری	[illegible]
۷۲	غلام محی الدین پٹو فروش	[illegible]
۷۳	صدیق بٹ چھتہ بل	[illegible]
۷۴	مہدہ بقال تاشہ وان	[illegible]
۷۵	استا عزیز حجام گنج بازار	[illegible]
۷۶	ملہ رزاق ونترہ گام	[illegible]
۷۷	احد شیخ حاشیہ والہ خواجہ بازار	[illegible]
۷۸	محمد بٹ بزاز نایدکدل	[illegible]
۷۹	رزاق جو سوداگر گانی اٹھم	[illegible]
۸۰	نبیر جو ناسنداری کلگوان محلہ	[illegible]

نمبر	نام	رقم
۸۱	محمد سبحان محمد خلیل صاحبان بزاز امیراکدل	[illegible]
۸۲	حاجی محمد جو صاحب بزاز کپڑہ گنج بازار	[illegible]
۸۳	غلام محمد صاحب گھڑی ساز امیراکدل	[illegible]
۸۴	کوٹھی سبحان جو صاحب زرگر اینڈ سنز	[illegible]
۸۵	خواجہ عثمان جو صاحب منگہ بارہ مولہ	[illegible]
۸۶	رحیم جو صاحب کری سوپور	[illegible]
۸۷	غفار جو صاحب چنگال سوپور	[illegible]
۸۸	عبدالرزاق ونتو سوپور	[illegible]
۸۹	رحیم گنائی سوپور	[illegible]
۹۰	شعبان جو چنگال سوپور	۱۳/
۹۱	رحمان رانہر //	[illegible]
۹۲	احد ملہ درزی //	۱۳/
۹۳	مہدہ گنائی //	۹/
۹۴	رسول گنہ حلوائی //	[illegible]
۹۵	محمد جو ونتو //	۸/
۹۶	سبحان جو درزی //	۸/
۹۷	فتح جو گنہ //	۸/
۹۸	غلام محی الدین //	۱۲/
	میزان پٹی ہا	[illegible]
	میزان چندہ اسامیوار	[illegible]
	میزان کل	[illegible]

دستخط منشی سیف الدین [illegible]

[illegible]

اعلان قابلِ توجہ حضراتِ اہلِ خطہ

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

اے خطہ کشمیر کا خون اپنی رگوں میں رکھنے والے بزرگو! اے بنی نوع انسان کے ہمدرد لیڈرو۔ اے امت مرحوم کے مخاطب محسنو! جو کچھ اس وقت بوجہ بیعلمی ہر ایک صیغہ میں اپنے افراد قوم کا حال ہو رہا ہے۔ اس کا مرقع لفظوں میں کھینچنا موزوں نہیں ۔

کہ شنعت بود سیرت خویش گفت

ہاں اتنا سمجھ لیجیے۔ کہ آپ کے مرکز و مولد و وطن کشمیر میں صرف آپ کا بھی ایک مدرسہ نصرۃ الاسلام ہے۔ جو صرف آپکی فیاضی کیلئے ترس رہا ہے۔ یہ یاد رکھیں۔ کہ اگر اس آخری تدبیر سے بھی کچھ نہ بنا۔ تو پھر ہماری آیندہ بہبود کا خدا حافظ۔ یہ ہم نے مانا۔ کہ اقوام دیگر کی طرح ہماری قوم متمول نہیں۔ مگر جہاں اپنے اور ہزاروں مصارف اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ اس برگشتہ چشم سے بدمی و درمی و قلمی و قدمی التفات کریں۔ کیونکہ مدرسہ اب ہائے سکول تک پہنچا۔ اور اس کی مالی حالت نہایت نازک ہے +

مردے کن ہمیں وقت کہ سودے ندہد
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب رسید

الملتمس

نیاز مند محمد عتیق اللہ جنرل سکرٹری انجمنِ نصرۃ الاسلام کشمیر